اللہ کی قدرت کو سمجھو : خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی کیا ہم نے نہیں بنائی زمین سمیٹنے والی زندوں کو اور مردوں کو اور اس میں بوجھ کے لئے اونچے پہاڑ رکھے اور تمہیں میٹھا پانی پیاس بجھانے والا پلایا خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی چل کر دیکھو اس چیز کو جسے تم جھٹلاتے تھے چلو ایک چھاؤں میں جس کی تین شاخیں ہیں نہ گہری چھاؤں کی اور نہ تپش میں کچھ کام آنے والی وہ آگ کی چینگاریاں پھینکتی ہے جیسے محل (ارشاد ہے کہ قیامت کے دن جھٹلانے والے بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔ کیا دیکھتے نہیں کہ انسان مٹی سے بنا ہے اور مٹی میں ہی مل جائے گا۔ زمین نے زندوں اور مردوں کو کو ملا رکھا ہے اور سمیٹ رکھا ہے۔ دیکھو اِس میں اونچے اونچے پہاڑ گڑے ہوئے ہیں اور میٹھے پانی کے چشمے جاری ہیں۔ جن سے تمہیں خوشگوار پانی پینے کو ملتا ہے، اسی میں سب کچھ ہے۔ اسی سے تم پہلے بنے اسی سے پھر تم بن جاؤ گے۔ اس واقعہ کو جھٹلانے سے تمہارے ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ قیامت میں منکروں سے کہا جائے گا۔ چلو دوزخ کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے تم پر ایک سائبان دھوئیں کا اوپر دائیں بائیں تین طرف سے چھایا ہوگا۔ جس میں نہ سایہ نہ گرمی سے پناہ ،وہ دوزخ ایسے انگارے پھینکتی ہے جیسے بڑا محل۔) **(سورۃ المرسلٰت۔ آیت ۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲)**

قدرت کے کرشمے : اور پانی بھرے بادلوں سے پانی کا ریلا اُتارا تا کہ اس سے ہم اناج اور سبزیاں نکالیں اور باغ پتوں میں لپٹے بے شک یہ فیصلوں کے دن کا ایک وقت ٹھہرا ہوا ہے جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم چلے آؤ گے گروہ گروہ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اِس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلا دیئے جائیں گے تو ہو جائیں گے چمکتا ریتا (ارشاد ہے کہ پانی سے بھرے بادلوں سے ہم نے موسلا دھار مینہ برسایا تا کہ زمین میں سے غلّہ ، سبزی اور گھنے پتوں والے باغ اس کے ذریعے اُگائیں۔ ان سب نعمتوں پر غور کرو اور سوچو کہ سارا سامان انسان کی اِس دنیا کی زندگی کے لئے اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس سے ایمان والے اور کفر کرنے والے یکساں فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ دنیا میں کسی کو شکر کی جزا یا ناشکری کا پورا بدلہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے جس میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ اس کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آئے گا صور پھونک دیا جائے گا اور لوگ جوق در جوق میدانِ حشر میں آنے لگیں گے۔ آسمان کے دروازے کھل جائیں گے۔ پہاڑ چمکدار ریت کی طرح ہو جائیں گے۔) **(سورۃ النباء ۔آیت ۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰)**

اللہ کی عظمت وشان : بے شک وہی پہلے بناتا ہے اور وہی دوبارہ بنائے گا اور وہی ہے بخشنے والا محبت کرنے والا عرش کا مالک بڑی شان والا جو چاہے کر ڈالنے والا کیا تجھے بات پہنچی فرعون اور ثمود کے لشکروں کی بلکہ منکر لوگ جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں اللہ نے ان کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے (جب تک اللہ کی قدرت اور قوت کو جیسا پہچاننا چاہیئے نہ پہچان لیا جائے آدمی کے خیالات کی تنظیم نہیں ہو سکتی۔ دنیا میں ساری سرکشی تمام فسادات اور ساری خرابی اِس لئے پھیلی ہوئی ہے کہ اللہ کو اِس کا اقرار کرنے والے تک بھی اِس طرح نہیں مانتے جس طرح ماننا چاہیئے۔ اور تو کیا مانیں گے، اِن آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ سب کچھ پہلی بار اُسی نے بنایا اور دوبارہ بھی وہی بنائے گا۔ وہ دنیا میں بھی سزا دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا۔ پھر یہ بھی جان لو کہ وہ بخشنے والا اور محبت کرنے والا بھی ہے۔ وہی سب سے بڑے تخت وسلطنت کا مالک ہے۔ ہر چیز اُسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ اور

جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی اسے روکنے ٹوکنے والا نہیں اس لئے اُس کی بخشش کی اُمید بھی رکھو اور اُس سے ڈرتے بھی رہو۔ وہ بڑے بڑے سرکشوں کو ذرا سی دیر میں تباہ کر ڈالتا ہے۔ فرعون اور ثمود کا حال تم نے سنا وہ کتنے سرکش تھے۔ مگر اُس کے سامنے کسی کی کچھ نہ چلی۔ منکر لوگ بڑی غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ ہر وقت قرآن کی آیتوں کو اور اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے ہی میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہر طرح اللہ کے قبضے میں ہیں اور اُس کی سزا سے کہیں نہیں بچ سکتے۔)

(سورۃ البروج۔ آیت ۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰)

قدرت کے کرشمے : اور آسمان کو کیسا اسے بلند کیا اور پہاڑوں کو کیسے کھڑے کر دیے ہیں اور زمین کو کیسی صاف بچھائی ہے سو تو سمجھائے جا تیرا کام ہی سمجھانا ہے تو اس میں داروغہ نہیں مگر جس نے منہ موڑ لیا اور منکر ہو گیا سو اللہ اسے عذاب دے گا بڑا عذاب بے شک ان کو ہمارے پاس پھر آنا ہے پھر ہم نے ان سے حساب لینا ہے (ارشاد ہے کہ یہ لوگ کائنات کی نمایاں چیزوں پر غور نہیں کرتے ورنہ ان کو اللہ عزوجل کی قدرت کا کچھ اندازہ ہو جاتا اور قیامت کی بابت یقین کر لیتے اوّل تو اونٹ ہی کی بناوٹ اللہ کی قدرت اور حکمت ظاہر کرتی ہے۔ پھر سر کے اوپر چھایا ہوا بلند آسمان بھی اُس کی قدرت کی نشانی ہے کہ بغیر ظاہری سہارے کے سر پر چھت کی طرح چھایا ہوا نظر آتا ہے۔ پھر پہاڑ کیسی مظبوطی کے ساتھ سیدھے کھڑے ہیں اور زمین کس قدر صاف بچھی ہوئی ہے لوگ ان چیزوں پر غور کریں تو ان سے انہیں اللہ کی قدرت کا کچھ پتہ چل سکتا ہے اور پھر یہ ان باتوں کا جو انہیں قیامت سے جنت اور دوزخ کی بابت بتائی جارہی ہیں اچھی طرح یقین کر سکتے ہیں۔ بہر حال اے ہمارے رسولؐ تمہارا کام تو قرآن کی باتوں کو صاف صاف کھول کر سمجھا دینا اور بتا دینا ہے۔ ہم نے تمہیں ان پر کوتوال یا داروغہ بنا کر مسلط نہیں کیا ہے کہ ان کو زبردستی مار مار کر سیدھا کرو۔ تم تو بس سمجھائے جاؤ۔ اب اگر کوئی نہیں سمجھتا اور تمہاری بات نہیں مانتا اور منہ پھیر کر چل دیتا ہے اور انکار کئے جاتا ہے تو اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو وہ اسے ایسا عذاب چکھائے گا کہ جس سے بڑا کوئی عذاب نہیں۔ یہ بالکل طے شدہ بات ہے کہ یہ سب مرنے کے بعد ہمارے ہی پاس لوٹ کر آئیں گے اور ہم نے اِس کا ذمہ لے لیا ہے کہ ان کے دنیا کے کرتوتوں کا ان سے رتی رتی حساب لیں گے اور ان کو اس کی سزا و جزا دیں گے)

(سورۃ الغاشیہ۔ آیت ۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶)

اللہ عزوجل کی بیشمار قدرت کی نشانیوں کا ذکر قرآنِ مجید میں ہے

الحمدللہ یہاں پر اللہ کی قدرت کی چند نشانیوں کا بیان مکمل ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ ع۲۰ ۱۲

تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کی نعمتیں

تسمیہ : **ب ۔ اسمِ ۔ اللہِ ۔ الرحمٰنِ ۔ الرحیمِ** اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کے تین نام بیان کیئے گئے ہیں ۔ اللہ ۔ رحمٰن ۔ رحیم

اللہ : ایسا نام ہے جو صرف اُس کی ذات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کسی اور کو اِس نام سے نہیں پکارا جاتا۔ اِسے اِسمِ ذات کہتے ہیں۔ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے سب کچھ پیدا کیا۔ زمین بھی اِسی کی پیدا کی ہوئی ہے اور آسمان بھی۔ دریا۔ پہاڑ۔ نباتات۔ جمادات۔ چاند سورج۔ غرض ہر چیز اُس کی پیدا کی ہوئی ہے سی کی قدرت سے چاند اور ستارے روشن ہوتے ہیں۔ پرندے اسی کے حکم سے اُڑتے ہیں۔ وہی بارش برساتا ہے اور ہر قسم کی پیداوار اُگاتا ہے۔

رحمٰن : (بہت مہربان) یہ اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ یہ اُس کی رحمتِ عامہ کا اظہار ہے کہ وہ سب پر یکساں رحم فرماتا ہے۔ اس کی ہوا۔ بارش اور دوسری مہربانیاں نیک اور بد پر یکساں ہوتی ہیں اور وہ بن مانگے ہم پر بے شمار انعام فرماتا ہے۔

رحیم : (نہایت رحم کرنے والا) یہ اللہ تعالیٰ کا دوسرا صفاتی نام ہے۔ اُس کی خاص رحمت کا اظہار ہے۔ وہ اپنے بندوں پر خصوصی انعام فرماتا ہے۔ ایک نیکی کے بدلے میں ستّر بلند درجے بخشتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی کام شروع کرتے تو اس سے پہلے بِسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیم پڑھ لیا کرتے تھے۔ اس تسمیہ کے پڑھتے ہی اللہ کی نعمتوں کا مکمل نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے تو ہمیں اُس کی رحمت پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اور اُس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

جنت کی نعمتیں : انہیں جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا وہ کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہمیں اِس سے پہلے مل چکا ہے اور انہیں دیا جائے گا ملتا جلتا ہوا اور ان کے لئے اِس میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایماندار اور نیکوکاروں کے اجر کو اور زیادہ کھول کر بیان کیا ہے۔ عام طور پر انسان کو اچھی زندگی بسر کرنے کے لئے اِن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُس کے پاس عمدہ اور خوبصورت مکان ہو۔ کھانے پینے کے لئے لذیذ خوش ذائقہ چیزیں موجود ہوں۔ نیک اور پاک ساتھی ہو۔ آرام اور عیش ہو جو ہمیشہ رہے۔ یعنی چیزیں جو اُس کے پاس ہوں ان کے فنا اور ختم ہونے کا خوف نہ ہو۔ بلکہ اُس کو یقین ہو کہ وہ ہمیشہ اُن سے

فائدہ اٹھاتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہی چیزوں کا ایمانداروں سے وعدہ فرمایا ہے۔ یعنی جو دنیا میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ پر ایمان لائیں گے اور اُن کے حکموں کے مطابق عمل کریں گے انہیں اِس دنیا کی زندگی کے بعد ایسی جنت میں داخل کیا جائے گا جہاں وہ نہایت خوبصورت باغوں میں رہیں گے۔ کھانے کے لئے اُنھیں ایسے پھل دیئے جائیں گے۔ جو اگرچہ ظاہری شکل وصورت کے لحاظ سے اِن پھلوں سے ملتے جُلتے ہوں گے جو انہوں نے دنیا میں کھائے ہوں گے۔ لیکن لذّت اور ذائقہ اور خوشبو کے لحاظ سے وہ دنیا کے پھلوں سے بہت بڑھ کر ہوں گے۔ جنّت چونکہ مادی اور روحانی ہر قسم کی خوشیوں اور راحتوں کا گھر ہے۔ اِس لئے وہاں اُنہیں پاک صاف اور ستھری بیویاں نصیب ہوں گی۔ وہاں اُنھیں یہ خطرہ بھی ہرگز نہیں ہوگا کہ اُن کی خوشی اور آرام میں ذرّہ بھر بھی کمی ہوگی یا ان کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو جائے گا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنہیں یہ یقین دلایا جائے گا کہ یہ تمام نعمتیں پائیدار مستقل اور کبھی نہ ختم ہونے والی ہیں۔ مُبارک ہیں وہ جو جنّت کے حقدار ہیں۔) **(سورۃ البقرۃ ۔ آیت ۲۵)**

اللہ کے نشانات : بے شک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے اور کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں لوگوں کی کام کی چیزیں لے کر اور پانی میں جسے اللہ نے آسمان سے اُتارا پھر اِس زمین کو زندہ کیا اس کے مرے پیچھے اور اس میں سب قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو اس کے حکم کا تابع ہے۔ زمین اور آسمان کے درمیان بیشک اِن سب چیزوں میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قوت کی بے شمار نشانیاں بیان فرمائیں ہیں تاکہ انسان ان پر غور کرنے اور اس کی الوہیّت اور برتری کا اعتراف کرے۔ زمین وآسمان کی پیدائیش۔ دن رات کا چکّر۔ دریا اور سمندر میں کشتیوں اور جہازوں کا چلنا۔ آسمان سے بارش کا اُترنا۔ بارش سے مُردہ زمین میں جان پڑ جانا۔ زمین میں جانوروں کا پھرنا۔ ہواؤں اور بادلوں کا زمین وآسمان کے درمیان مسخر ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی قوتوں اور قدرتوں کا نشان نہیں تو اور کیا ہے ؟ مگر ان پر عقل والے غور کر سکتے ہیں۔ نادان کسی چیز سے سبق نہیں لیتے۔) **(سورۃ البقرۃ ۔ آیت ۱۶۳)**

انسان کی پیدائیش : اے لوگو اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان سے اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے پھیلائے بہت مرد اور عورتیں اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے واسطہ سے آپس میں سوال کرتے ہو اور قرابت والوں کا خیال رکھو بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ (اِس آیت میں انسان کی پیدائیش کا ذکر ہے کہ تمام انسان ایک ہی نفس سے بنائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے آدم علیہ اسلام کو پیدا کیا۔ پھر حضرت حوّا کو اُن کی بائیں پسلی سے پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت مرد سے کس قدر کمزور ہے پھر اللہ نے انہی مرد اور عورت سے بے شمار جوڑے دنیا میں پھیلائے۔ اور وہی ان کا پالنے والا اور ضرورت کی چیزیں دینے والا ہے۔ اِس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر بات میں ہر وقت اس کی مرضی اور اُس کے حکموں کا خیال رکھیں اور اُس کی ناراضگی سے بچیں۔ یوں تو ہر ایک آپس میں معاملہ کرتے وقت اللہ ہی کا واسطہ دیتا ہے۔ ضرورت اِس بات کی ہے کہ دل میں اس کی ناراضگی کا ڈر بیٹھ جائے اور نافرمانی نہ ہونے پائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب سب انسان ایک ہی مرد وعورت کی اولاد ہیں تو اُن کا آپس میں رشتہ بہت گہرا ہے۔ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو کوئی نقصان نہ پہنچے بلکہ آپس میں ہمدردی اور ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہیئے۔ بُرے

کاموں سے بچنے کی ہدایت آڑے وقت پر کام آنا جان و مال سے بوقتِ ضرورت خبر گیری کرنا۔آپس میں تسلی دلاتے رہنا یہ سب کام کرنے لازم ہیں۔قریب کے رشتہ داروں کا اور بھی زیادہ خیال رکھنا چاہیئے ۔اس بات کو بھی نہ بھولنا چاہیئے کہ رشتہ داروں کے علاوہ ہمارا انسانی رشتہ رُوئے زمین کے تمام انسانوں سے بھی ہے جب بھی موقعہ آئے ہر ایک کے ساتھ حُسنِ سلوک لازم ہے۔یہ بھی اللہ کی نعمتوں کی نشانی ہے)

(سورۃ النسآء۔آیت ۱)

جنّت کی نعمتیں : اور جولوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے نیک کام کئے البتہ ہم اُنھیں باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ان میں وہ ہمیشہ رہا کریں گے ان کے لئے وہاں ستھری عورتیں ہیں اور اُنھیں ہم گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے۔ (جنّت کے معنی ہیں گھنے درختوں سے چُھپی ہوئی جگہ۔یعنی ایسا باغ جس میں درخت ہوں۔یہ ابدی نعمت ہے جونیکوکاروں کا ٹھکانا ہوگی۔اِس کی نعمتیں سدابہار ہوں گی اور یہاں کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ ہوگی۔اُسے نہ کبھی زوال ہوگا نہ خاتمہ۔اس آیت میں اَبدًا ابدًا کے لفظ ہیں جو صرف جنّت اور اُس کی نعمتوں کے لئے استعمال ہوئے ہیں ازواج مُطہراۃ (ستھری عورتیں پاکیزہ جوڑے)اس کے معنی ہیں پاک اوصاف سُتھرا۔مرد کا جوڑا عورت ہے۔اس لئے اِس کے معنی بیوی کے بھی ہوتے ہیں۔جنّت ایک بڑی نعمت ہے۔وہاں کا پاکیزہ ماحول۔صاف ستھری زندگی اور نیک ساتھی ہوں گے۔آیت کے آخر میں فرمایا کہ جنّت کے سائے گھنے ہوں گے۔وہاں سورج کی تپش ، جُھلستی ہوئی دھوپ اور گرمی کی مصیبت نہ ہوگی۔ بلکہ ایماندار نیکو کار مزے چین اور آرام کی زندگی پائیں گے۔وہ اللہ سے خوش ہوں گے۔اور اللہ اُن سے خوش ہوگا) **(سورۃ النسآء۔آیت ۵۸)**

اللہ نے سب پھل ترکاریاں پیدا کیں : اور اسی نے آسمان سے پانی اُتارا پھر اس سے ہر چیز اُگنے والی ہم نے نکالی پھر اِس سے سبز کھیتی نکالی جس سے ہم دانے نکالتے ہیں ایک پر ایک چڑھا ہوا اور کھجور کے گابھے میں سے پھل کے جُھکے ہوئے گچھے اور باغ انگور کے اور زیتون اور انار آپس میں ملتے جلتے اور جُدا جُدا بھی ہر درخت کے پھل کو وہ جب پھل لاتا ہے اور اُس کے پکنے کو دیکھو ان چیزوں میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں (اِس آیت میں نعمتوں کی اور نشانیاں بیان کی گئیں ہیں۔جن پر غور کرنے سے انسان اللہ عزوجل کو پہچان سکتا ہے۔انسان کی عادت ہوگئی ہے کہ زمین کے اُگے ہوئے پھل،ترکاریاں ، غلّہ وغیرہ کھاتا رہتا ہے اور کبھی نہیں سوچتا کہ یہ چیزیں کیسے پیدا ہوئیں اور کس نے پیدا کیں۔اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ بیج ڈالنے کے بعد کھیتی پکنے اور پھل لگنے تک جو کچھ ہوتا ہے اس میں انسان کا کچھ دخل نہیں۔اِس لئے اِسے سوچنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ کون کرتا ہے۔اللہ مینہ برساتا ہے اس سے زمین میں بیج اور پودا جم جاتا ہے اور اِدھر اُدھر سے ضروری چیزیں اپنے اندر اکھٹّی کرتا ہے۔پھر ہری ہری کھیتیاں لہلہانے لگتی ہیں۔انگور لگتے ہیں۔زیتون اور انار پیدا ہوتے ہیں۔کھجور میں گچھے پیدا ہوتے ہیں۔اِن میں سے خوشے نکلتے ہیں۔پھر نیچے اُوپر سب طرف کھجوریں لگتی ہیں۔یہ بے شمار پھل جو تم دیکھتے ہو اِن کی شکلیں ، مزے اور رنگ کبھی یکساں ہوتے ہیں اور کبھی الگ الگ۔یہ سب کچھ اللہ کرتا ہے تمہارا اِس میں کوئی دخل نہیں۔پھر یہ ارشاد ہے کہ ان پھلوں اور غلّوں کے درختوں اور کھیتوں میں لگنے اور پیدا ہونے کا حال تم نے دیکھا۔اِس کے بعد وہ پختہ ہوتے ہیں اور پکتے ہیں۔اسکے بعد تم توڑ کر جمع کرتے ہو۔انسان جیسے غلّوں اور پھلوں کو پیدا کرنے میں بے بس ہے۔اسی طرح اِن کے

پختہ کرنے میں اِس کا کوئی دخل نہیں ۔ یہ بھی محض اللہ عزوجل کی قدرت سے ہوتا ہے اور خیال کرو تو یہ بڑی بات ہے)

(سورۃ الانعام ۔آیت ۹۹)

اللہ کی مہربانیاں : اور اُسی نے باغ پیدا کیے جوٹیلوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور جوٹیلوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی الگ الگ ہیں اور زیتوں اور انار کو پیدا کیا ایک دوسرے کو مشابہ اور جدا جدا بھی جس وقت پھل لائیں ان کے پھل میں سے کھاؤ اور جس دن اِن کو کاٹو ان کا حق ادا کرو اور بیجانہ خرچ کرو بیجا خرچ کرنے والے اس کو خوش نہیں آتے (اِس آیت میں اللہ عزوجل کی کھلی ہوئی مہربانیوں کا اور عنایتوں کا بیان ہے جن کو ہر شخص ذراسی توجہ سے سمجھ کر ان سے اللہ کو پہچان سکتا ہے اس میں اُن لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو اللہ کو چھوڑ کر اوروں کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں اور اپنے پھلوں ، غلّوں اور کھانوں میں سے اُن کے نام کا حصّہ الگ نکال دیتے ہیں ، حالانکہ ان جھوٹے معبودوں نے نہ کچھ پیدا کیا اور نہ کر سکتے ہیں اور اللہ کو بھولے ہوئے ہیں ۔جس نے انسان کے لئے زمین سے سب کچھ پیدا کیا ۔ارشاد ہے اللہ کو پہچاننا ہے تو اپنے اردگرد باغوں کو دیکھو جن میں انگور کی بیلیں اونچی اونچی ٹیلوں پر چڑھی ہوئی ہیں ۔ اور ان میں انگور کے خوشے لٹک رہے ہیں ۔ان بیلوں کو دیکھو جو آپ ہی آپ زمین پر پھیلی ہوئی ہیں ۔کھجور کے درختوں اور کھیتوں کو دیکھو جن میں مختلف قسم کے پھل ، میوے اور غلّے پیدا ہوتے ہیں ، زیتون اور انار کو دیکھو ان سب میں شکل میں ملتی جلتی اور الگ الگ مزے میں مختلف میٹھی ، کھٹی ، کھٹ مٹھی اور پھیکی کھانے کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں ۔ یہ چیزیں جب پک کر تیار ہو جائیں تو ان میں سے شوق سے کھاؤ اور ان کے کاٹنے اور توڑنے کے دن اللہ کے نام پر مسکینوں اور محتاجوں کا حصّہ نکال کر الگ رکھ دو لیکن اِس کا خیال رکھو کہ کوئی چیز فضول ضائع نہ کی جائے ۔اللہ تعالیٰ فضول ضائع کرنے والوں کو اور حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا) (سورۃ الانعام ۔آیت ۱۴۱)

جانور بھی بنائے : اور چوپاؤں میں بوجھ اُٹھانے والے اور زمین سے لگے ہوئے پیدا کیئے اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے آٹھ نر مادے پیدا کیے دو بھیڑ میں سے اور دو بکریوں میں سے پوچھ تو اللہ نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ بچّہ دونوں مادہ کے ارحام مشتمل ہیں اگر تم سچّے ہو تو مجھ کو سند بتلاؤ (اللہ عزوجل نے چوپائے بھی انسان کے لئے بنائے جن میں سے بعض بوجھ اُٹھانے اور لادنے کے کام آتے ہیں ۔ یہ درازقد ہیں اور بعض پست قد ہیں ۔جن کا دودھ اور گوشت کھایا جاتا ہے ان کو کھاؤ ۔ ارشاد ہے کہ ان سے پوچھو کہ تم جو بعض جانوروں کو بتوں کے نام پر حرام یا حلال کر لیتے ہو بتاؤ یہ اللہ نے کہاں کہا ہے کہ جانوروں کے نر مادہ ملا کر آٹھ جوڑے ہیں ، دو بھیڑوں کے اور دو بکریوں کے ، دو دو جوڑے آگئے آئیں گے ۔اب یہ بتاؤ کہ اللہ نے اِن میں سے نر کو حرام کیا ہے یا مادہ کو یا ان کے بچّوں کو ۔اگر اس نے نہیں کیا تو تمہیں کیا حق ہے کہ ان میں سے کسی کو حرام یا حلال کرو ۔)

(سورۃ الانعام ۔آیت ۱۴۲۔۱۴۳)

زندگی کا سامان : اور ہم نے زمین میں تم کو جگہ دی اور اس میں تمہارے لئے روزیاں مقرر کر دیں تم بہت کم شکر کرتے ہو (ارشاد ہے کہ تم غور کرو کہ زمین میں تم کو اتنی طاقت دے کر کس نے بسایا ۔صرف اللہ تعالیٰ نے جس کے آگے ہر چیز جھکی جاتی ہے ۔ گر اِس کے خلاف کسی کا وعدہ ہے تو پیش کرو تا کہ وہ اپنا دعویٰ ثابت کرے ۔لیکن اول تو کسی کو ایسا کرنے کی مجال نہیں اور اگر نادانی سے کر بھی بیٹھا تو منہ کی

کھائیگا۔ کیونکہ وہ اس کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکتا۔ سنو!زمین میں ہم نے جگہ دی ہے اور تمہارے نفع کی بہت سی چیزیں پیدا کردی ہیں اور تمہیں اِن کا مالک بنادیا۔ان سے تمہاری ساری زندگی کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں ۔ یہ سب سازوسامان دے کر ہم نے تمہیں دنیا کا بادشاہ بنادیا ہے۔تمہارا یہ کام ہے کہ اپنے اپنے منعم اور محسن کا شکرادا کرو۔ دیکھا یہ جاتا ہے کہ تم اکثر ناشکری کرتے ہو۔اور اگر کبھی شکرادا بھی کیا تو تھوڑا برائے نام۔مقصود یہ ہے کہ انسان کو دنیا میں اپنے مرتبے اور جاہ وحشم کو دیکھ کر سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ یہ سب کس نے دیا۔ یہ اس کی عقل کا کام ہے اور اس کے لئے اتنی ہی عقل کافی ہے۔ جو بعض جانوروں کو بھی ملی ہے۔ جانور اُس شخص کو جو اُنہیں کھانے پینے کی چیزیں دے اور اُن کی خبر گیری کرے پہچانتے ہیں اور اپنے طور پر اُس کی خدمت کرتے ہیں۔ان کے بہت سے کاموں اور اشاروں سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ وہ اپنے مالک کو پہچانتے اور اُس کا احسان مانتے ہیں۔آدمی اِس معمولی عقل میں بھی اِن سے زیادہ ہے۔اس کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ محسن کہ پہچاننے اور اُس کا شکرادا کرنے میں جانوروں سے بھی گیا گذرا ہو اور اتنا بھی نہ سمجھے کہ اپنے محسن کا شکر ہر طرح سے ادا کرنا چاہیئے اور اُس کا ہر حکم بجالانا چاہیئے یوں تو انسان میں بڑے بڑے عقل والے ہیں جو اپنے خالق۔ مالک اور رب کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔لیکن اتنی عقل ہر ایک کو ملی ہے۔جس سے وہ اتنی بات اچھی طرح جان سکتا ہے کہ میرا پیدا کرنے والا اور مجھ کو یہ سب طاقت اور قوت دینے والا اور میرے لئے زندگی کی ضرورتیں مہیا کرنے والا دنیا میں کوئی نہیں ہوسکتا۔ضرور دنیا سے بالاتر کوئی ہستی ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور یہ سب کچھ دیا ہے۔اُسی کا مجھے شکرگذار ہونا چاہیئے) **(سورۃ الاعراف۔آیت ۱۰)**

لباس تقویٰ : اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر پوشاک اتاری جو تمہاری شرمگاہیں ڈھانکنے اور آرایش کے کپڑے اُتارے اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بہتر ہے یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ لوگ غور کریں (ارشاد ہے کہ آدم کی اولاد ! ہم نے دنیا میں زمین سے ایسی چیزیں اُگائیں جن سے تم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں سے کام لے کر اپنا لباس تیار کرسکتے ہو۔اور ان سے بدنوں کے ان حصّوں کو ڈھانک سکتے ہو جس کا کھولنا باعثِ شرم ہے۔اس کے علاوہ لباس تمہارے بدن کی سجاوٹ اور اُس کے گرم رکھنے کا بھی ذریعہ ہے اور تمہارے لئے وہی کام کرے گا۔ جو پرندوں کے لئے اُن کے پر اور بال کرتے ہیں۔لیکن اصل میں یہ لباس تمہارے حیاوشرم کا مددگار ہے اصل چیز جس سے تمہارے بدن اور روح کی حفاظت ہوسکتی ہے وہ تقویٰ ہے۔جس کا بڑا حصّہ حیاوشرم ہے۔ یہ حیاوشرم خدا کا خوف ہی ہے جو تمہیں بے حیائی۔فحش باتوں اور گندگیوں سے بچائیگا۔ظاہری لباس تقویٰ کا مددگار ہے۔اگر تقویٰ نہ ہو تو نرا لباس گناہوں سے روکنے کے لئے کافی نہیں۔لباس تو اللہ کی ظاہری نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔۔جس پر غور کرنے سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اللہ تمہیں پاک اور صاف وستھرا رکھنا چاہتا ہے۔اگر تم لباس سے اتنی بات نہ سمجھے۔کہ یہ دل کی پاکیزگی کا پیش خیمہ ہے۔تو تم نے غوروفکر سے وہ کام نہیں لیا۔ جو عاقل بالغ ہونے کی حیثیت سے تمہیں لینا چاہیئے ۔جب تقویٰ اصل ٹھرا تو لباس بھی شرع کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

(سورۃ الاعراف۔آیت ۲۶)

رب اللہ ہے : بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر قرار پکڑا عرش پر رات پر دن اوڑھاتا ہے کہ وہ اُس کے پیچھے دوڑتا لگا آتا ہے اور پیدا کیے سورج اور چاند اور تارے اپنے حکم کے تابع (ارشاد ہے کہ آسمان۔زمین۔رات

دن۔ چاند۔ سورج اور ستاروں کی طرف دیکھو اور سوچو کہ اس سارے عالم کا نظام کس قدر قاعدے اور قرینے کے ساتھ قائم کیا۔ یہ یونہی آپ ہی آپ قائم ہو گیا ؟ نہیں کوئی چیز آپ ہی آپ نہیں ہوتی۔ ان ساری چیزوں کا بنانے والا ان کو ایک نظام کے تحت قائم رکھنے والا اور ان کو رفتہ رفتہ کمال تک پہنچانے والا اللہ ہے جس کو آج ہم اس جسمانی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے مگر اس کی نشانیوں کو دیکھ کر عقل سے سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ہے اور ضرور ہے، یہ سارے آسمان اور زمین اسی کے بنائے ہوئے مادہ سے ایک مدت میں جا کر بنے اور اپنی اپنی جگہوں پر قائم ہوئے، ۔ یہ اللہ کی رحمت ہے۔ یہ مدت چھ دن تھی۔ یہ دن وہ نہیں جو سورج کے ذریعے متعین ہوتے ہیں بلکہ اُن کا پیمانہ اور ہے۔ دن رات، سورج چاند اور ستارے سب رفتہ رفتہ ظاہر ہوئے۔ اِن کے اوپر آسمان اور زمین کی پیدائش کے دنوں کی پیمائش موقوف نہیں۔ ان سب کی مختلف با قاعدہ حرکتیں اللہ کے حکم پر موقوف ہیں۔ ان سے دن رات ایک دوسرے کے بعد دوڑتے ہیں۔ اور یہ سب اللہ کے حکم مطیع اور فرمانبردار ہیں۔ ان سب چیزوں پر غور کر کے اللہ کو پہچانو اور اُس پر ایمان لاؤ۔ تا کہ آخرت کے عذاب سے بچو)

(سورۃ العراف۔ آیت ۵۴)

زمین کا انتظام : اور وہی ہے جو مینہ سے پہلے خوش خبری لانے والی ہوائیں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری بادلوں کو اُٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو ایک مردہ شہر کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر اس بادل سے ہم پانی اُتارتے ہیں پھر اس سے سب طرح کے پھل نکالتے ہیں اِسی طرح ہم مردوں کو نکالیں گے تا کہ تم غور کرو (ارشاد ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے زمین پر بارش کرنے کا کیسا انتظام کیا ہے۔ پہلے خوشگوار ہوائیں چلتی ہیں پھر وہ بادلوں کو اِدھر سے اُدھر اُٹھا کر لاتی ہیں۔ پھر اللہ اِس میں سے اِس زمین پر پانی برساتا ہے۔ اور اس کے اندر سے مزیدار پھل اور خوشنما پھول نکلتے ہیں۔ اِس پر تم غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جیسے اُس نے اس زمین کو مر جانے کے بعد اپنی رحمت سے پانی برسا کر زندہ کر دیا۔ اسی طرح وہ انسان کو بھی اس کے مر جانے کے بعد زندہ کرے گا۔ زمین کا خشک ہو جانا۔ اس کی موت ہی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ اللہ اسے مینہ کے ذریعے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس کے پاس ایسے ذریعے موجود ہیں۔ جن سے مُردہ انسان دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔ اور زندہ ہونے کے بعد ان کو اپنے کیے ہوئے کاموں کا پھل ملے گا۔ لیکن یہ یاد رکھو کہ اگر پھولنا اور پھلنا ہے تو اِس دنیا میں اِس روحانی بارش سے فائدہ اُٹھاؤ جو اُس نے اپنے رسولوں اور کتابوں کے ذریعے برسائیں) **(سورۃ ا لعراف ۔آیت ۵۷)**

پیداوار کی صلاحیّت : اور جو زمین پاکیزہ ہے اس کا سبزہ اس کے رب کے حکم سے نکلتا ہے اور جو خراب ہے اِس میں ناقص کے سوا کچھ نہیں نکلتا یوں پھیر پھیر کر لاتے ہیں ہم آیتیں حق ماننے والے لوگوں کے لئے (ارشاد ہے کہ ایک صاف ستھری زمین میں بارش کے اثر سے خوب سبزہ اُگتا ہے۔ پھل اور پھول والے درخت پیدا ہوتے ہیں لہلہاتے ہوئے ہرے بھرے کھیت آنکھوں کو تر و تازہ کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ کے اذن اور اجازت سے ہوتا ہے۔ لیکن اگر زمین نکمی ہے، شور یا پتھریلی ہے تو اس میں سے بمشکل کبھی کچھ اُگا تو اُگا ورنہ بنجر پڑی رہتی ہے اور بارش کا پانی اُس کے کچھ کام نہیں آتا۔ اِدھر اُدھر بہہ جاتا ہے یا اندر ہی اندر غائب ہو جاتا ہے یا دلدل بن کر ستاتا ہے۔ ہمارے سمجھانے کا طریقہ یہی ہے کہ اپنی آیتوں کی شکل اور عبارتیں بدل بدل کر بیان کریں۔ تا کہ سمجھدار لوگ اِن سے فائدہ

اُٹھائیں)

(سورۃ الاعراف ۔آیت ۵۸)

اللہ عزوجل کی پہچان : پوچھ تو کون روزی دیتا ہے تمہیں آسمان سے اور زمین سے یا کان اور آنکھوں کا مالک ہے اور زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے کون نکالتا ہے اور کاموں کی تدبیر کون کرتا ہے سو بول اُٹھیں گے کہ اللہ تو تُو کہہ پھر کیا ڈرتے نہیں (اِس سے معلوم ہوا ۔کہ انسان کی عقل ،کان ،آنکھ اور علم کا اصل کام فقط یہ ہے کہ کائینات کی ہر چیز سے اور گردوپیش کے تمام حوادث وواقعات سے اِس نتیجہ پر پہنچے کہ اِن سب چیزوں کا بنانے والا ،قائم رکھنے والا اور اِن کا انتظام کرنے والا فقط ایک اللہ تعالیٰ ہے۔اس کا کوئی نہ ساتھی ہے نہ شریک ۔اگر مطالعۂ کائنات سے بشر اس نتیجہ پر نہیں پہنچتا تو وہ اور چاہے کتنی ہی مادی ترقی کرے،قرآنی اصطلاح میں وہ نادان ہے۔

(سورۃ یونس۔آیت ۱۰)

قرآنِ مجید کی شان : اور یہ قرآن وہ نہیں جو اللہ کے سوا کوئی بنالے اور لیکن اگلے کلام کی تصدیق کرتا ہے اور ان چیزوں کو جو تم پر لکھی گئیں ہیں بیان کرتا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں پروردگار۔عالم کی طرف سے (اللہ عزوجل کی بشمار نعمتوں میں سے بہترین نعمت قرآنِ مجید ہے۔ارشاد ہے کہ اِس قرآنِ مجید کو دیکھو ،پڑھو ،سنو اور غور کرو۔اِس کے فصیح الفاظ ،فقروں کی اندرونی سجاوٹ۔پھر اِن کی عبارت کے اندر ترکیب و ترتیب ،پھر ان کے اندر شاندار مضامین و مطالب کی چمک دمک بالکل جیسے سنہری زیورات میں موتی اور جواہر جوڑے ہوں۔اس کا اندازِ بیان ، کلام کا زور ہر چیز اپنے اپنے مناسب مقام پر رکھی ہوئی اور پھر انسان کے لئے مفید ہدایتیں ، یقینی فیصلے ،دنیا کی حقیقت انسانی زندگی کا راز۔پھر انداز ایسا دلچسپ اور دلکش کہ کبھی پڑھنے اور سننے سے دل نہ اُکتائے۔کیا ایسی خوبیوں والی کتاب کوئی انسان بنا سکتا ہے یا کوئی اور مخلوق بنا کر پیش کرسکتی ہے۔اِن سب کے علاوہ انسان کے اِس دنیا میں ظاہر ہونے سے لیکر اب تک جتنے احکام اس کے لئے پچھلی کتابوں میں نازل ہوئے ان سب کا مجموعہ اور اُن کی تفصیل اِس میں موجود ہے۔پھر کہیں اٹکل اندازے اور تخمینے کا نام نہیں جو بات ہے بالکل اٹل اور یقینی۔شک وشبہ کا گذر ہی نہیں۔کیا ایسی خوبیوں کی جامع کتاب سوا اللہ کے جو ساری کائنات اور سارے جہان کا رب ہے اور کسی کی ہوسکتی ہے۔عقل نہیں مان سکتی ایسی یقینی باتوں کو چھوڑ کر کوئی انسان بے بنیاد باتوں اور خیالات کو پسند کرسکتا ہے اور اپنی عمرِ عزیز گنوا سکتا ہے)

(سورۃ یونس ۔آیت ۳۷)

خالق اور رازق : اور زمین میں کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے اور وہ جانتا ہے جہاں وہ ٹھہرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب کچھ کھلی کتاب میں موجود ہے (اِس آیت میں ارشاد ہے کہ وہ دنیا میں ہر جاندار کے رزق کا ذمہ دار ہے اور اُس کی زندگی کے ہر واقعہ سے واقف ہے۔اور یہ بھی جانتا ہے کہاں اُس کا آخری ٹھکانا ہوگا۔ہر مرحلہ میں جس چیز کی بھی زندگی قائم رکھنے کے لئے جسے ضرورت پڑتی ہے ۔وہ اُس کا سامان پہلے ہی سے کر دیتا ہے اور آخر کار جہاں اُس کا ٹھکانا ہوگا۔وہاں تمام ضرورتیں بھی اُس نے پہلے ہی سے مہیا کررکھی ہیں۔ظاہر ہے کہ رزق وہی مہیا کرسکتا ہے۔جسے محتاج کی حالت اور اُس کی موجودہ ضرورت کا علم اور اُس ضرورت کو پورا کرنے کی پوری قدرت ہو وہ جانتا ہے کہ زندگی کے جس مرحلے میں وہ ہے اُس میں اس کی کیا کیا ضرورتیں ہیں۔اللہ کو ہر چیز کا فقط علم ہی نہیں بلکہ اُس نے ہر بات کو پہلے ہی سے لوحِ محفوظ میں لکھ بھی دیا ہے۔اِس سے ہر ایک کو اللہ کی قدرت اور اُس کے علم کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

جیسے دنیا میں وہ ہر جاندار کی حالت سے واقف ہے اور وہ یہاں کی ساری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن وہ اس کے اعمال کا حساب کر کے ہر ایک کو اُس کے آخری ٹھکانے پر پہنچا دے گا۔ اور وہ وہاں اس کے مناسب اس کے لئے ساری چیزیں مہیا کر دیگا۔ جو ثواب کے مستحق ہے اسے بے انتہا نعمتوں سے نوازیگا اور جو نافرمانی اور کفر کے اندر دنیا کی زندگی گذار کر گیا ہے وہاں اُسے دکھ درد کے سوا کچھ نہ ملے گا۔) (سورۃ ھود۔ آیت ٦)

نیک بخت لوگ : اور جو لوگ نیک بخت ہیں سو جنت میں ہیں ہمیشہ اسی میں رہیں گے جب تک آسمان اور زمین ہیں مگر تیرا رب جو چاہے بخشش ہے بے انتہا (جو لوگ دینا میں اللہ عزوجل کے حکم کا خیال رکھتے ہیں اور اپنی خواہشوں کے غلام بنے ہوئے نہ تھے۔ بلکہ اُن کو روک کر رکھتے تھے اور بغیر حکم شرح کوئی قدم نہ اُٹھاتے تھے۔ اللہ کی فرمانبرداری اور اس کی عبادت کے لئے جان توڑ کوشش کرتے تھے۔ اللہ کی نعمت اور رحمت سے ان کے یہ نیک اعمال سدا بہار پھلے پھولے باغوں کی شکل میں منتقل ہو جائیں گے۔ یہی لوگ نیک بخت اور سعادت مند ہیں۔ اِس آیت میں ان کی بابت کا ذکر ہے۔ یہ نصیب ور لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اُن کے نیک اعمال جن کے لئے وہ بڑی بڑی مشقتیں برداشت کرتے تھے اُس روز ہرے بھرے باغوں کی شکل بن کر اُن کو اپنی آغوش میں لے لیں گے اور کبھی نہ چھوڑیں گے۔ وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ مگر اللہ کی مشیّت سے وہ اس سے بھی اوپر کے درجے میں جا سکتے ہیں۔ جس میں اُس سے بھی زیادہ راحت اور خوشی ہوگی۔ غرض اللہ سبحان تعالیٰ کی نعمتیں ہر وقت اور ہر لحاظہ انہیں گھیرے رہینگی۔ اور کبھی ختم نہ ہوں گی ان دونوں آیتوں میں ہم کو یہ ادب سیکھایا گیا ہے کہ آدمی جو وعدہ اور ارادہ کرے۔ اس کے ساتھ الّا ماشاءاللہ کہہ دیا کرے کرے۔ خواہ کتنا ہی یقینی اور پختہ ہو۔) (سورۃ ھود۔ آیت ١٠٨)

اللہ کی معرفت : اللہ وہ ہے جس نے آسمان اونچے بنائے بغیر ستون کے جو تم دیکھ رہے ہو پھر عرش پر قائم ہوا اور سورج اور چاند کو کام پر لگا دیا اور ہر ایک وقت مقرر پر چلتا ہے (اللہ) کام کی تدبیر کرتا ہے نشانیاں ظاہر کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب سے ملنے کا یقین کرلو (ارشاد ہے کہ قرآنِ مجید اللہ عزوجل نے اپنے رسول محمد ﷺ پر انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے۔ اس لئے پہلے اللہ تعالیٰ کو پہچاننا عقلمندوں کے لئے مشکل نہیں۔ اوپر آنکھ اُٹھاتے ہی آسمان ، سورج ، چاند اور ستارے نظر کے سامنے آجاتے ہیں۔ اور عقلمند سوچتا ہے کہ یہ کہاں سے آئے۔ انہیں کس نے بنایا۔ یہ اوپر کیسے تھمے ہوئے ہیں۔ آخر اُس کی عقل اسے بتاتی ہے کہ اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہے جو بڑی قدرت والا ہے۔ ہمیں تو آسمان اپنے اوپر چھایا ہو نظر آتا ہے۔ لیکن کوئی سہارا ستون وغیرہ نظر نہیں آتا جس پر تھما ہوا ہو۔ آیت میں ارشاد ہے کہ یہ عقل کا فیصلہ ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنائے۔ وہی تھامے ہوئے ہے۔ اور اپنے عرشِ عظیم سے جس پر وہ قابض ہے۔ سارے جہان کا انتظام کرتا ہے اور سورج اور چاند تارے اس کے حکم سے اپنے اپنے کام سے لگے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کی قدرت اور نعمت ہے۔ ارشاد ہے کہ سورج اور چاند اپنی اپنی مقررہ مدت کے مطابق چلتے رہیں گے۔ یہ اس نظام کے تحت ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے جیسے سورج اور چاند کو ایک مقررہ قاعدے کے مطابق چلا رکھا ہے۔ اسی طرح تمام عالم کی چیزوں کے لئے اس نے قاعدے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔ جن کے مطابق ہر چیز اپنا اپنا کام انجام دے رہی ہے۔ اس مکمل اور حیرت انگیز نظام کی نشانیاں اللہ عزوجل نے تفصیل سے ظاہر کر

دی ہیں۔ اِس کے سمجھنے کے لئے انسان کو عقل دی۔ پھر عقل کو سوچنے کا راستہ بتانے کے لئے اپنے رسول بھیجے اور اُن پر کتابیں نازل کیں۔ اِن رسولوں میں آخری رسول حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اور آخری کتاب قرآنِ حکیم ہے۔ جس کی آیتیں عقل انسانی کے لئے مکمّل روشنی مہیا کرتی ہیں۔ اِن سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے عالم کی اور چیزوں کے لئے کام کے قاعدے اور قانون مقرر ہیں۔ ایسے ہی انسان کے لئے بھی قاعدے اور قانون مقرر ہیں۔ اس کو اِن کے مطابق سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیئے) (سورۃ الرعد۔ آیت ۲)

زمین کی نعمت اور اُس کی پیداوار : اور وہی ہے جس نے زمین پھیلائی اور اِس میں بوجھ اور ندیاں رکھیں اِس میں ہر میوے کے جوڑے دو دو قسم رکھے ڈھانکتا ہے دن پر رات کو اس میں ان کے واسطے نشانیاں ہیں جو دھیان کرتے ہیں) (اللہ عزوجل کے پہچان لینے کی نشانیاں اور نعمتیں انسان کے اِردگرد ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں جس طرف نظر ڈالیے۔ اُس کی قدرت کے کرشمے نظر آتے ہیں۔ بشرطیکہ انسان کی عقل اِس طرف متوجہ ہو، اوپر نظر اُٹھائے تو آسمان، سورج اور چاند اور بے شمار ستارے زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہمارا بنانے والا بڑی قدرت والا ہے۔ اِس کے علاوہ نیچے عالم دنیا پر نظر ڈالو تو اس زمینی نظام میں بھی بہت سی نشانیاں ہیں۔ جو اللہ کے پہچاننے کے لیے کافی ہیں۔ اُس کی نعمتوں میں اوّل زمین نظر آئے گی۔ جو دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس کو سوچو کہ یہ کس کا کام ہے۔ سوا اللہ کے کسی کے بس کا نہیں کہ یہ زمین اور پہاڑ بنا سکے اور دریا بہا سکے۔ اِن سب کا پایا جانا اِس بات کی کھلی ہوئی نشانی ہے کہ اللہ عزوجل اِن سب کا بنانے والا ہے۔ ورنہ تم ہی بتاؤ کہ اِن تمام نعمتوں کو کس نے بنائے۔ کیا کوئی ہے کہ اِن کے بنانے کا دعویٰ کرے۔ جاؤ ساری کائینات میں سے ایک ایک کا جائیزہ لو، اُس کی قوّت کو جانچو۔ اُس کی قدرت کا امتحان لو۔ لامحالہ تم اِس نتیجے پر پہنچو گے کہ کائینات میں سب سے افضل جاندار چیزیں ہیں اور جانداروں میں سب سے بڑھ کر انسان ہی دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اِس کی عقل سب سے تیز معلوم دیتی ہے لیکن صحیح دماغ والے کسی انسان نے آج تک یہ دعویٰ نہیں کیا کہ زمین میں نے بنائی ہے۔ پہلی آیت میں ارشاد ہے کہ زمین۔ پہاڑ اور دریاؤں کا موجود ہونا ہی اللہ کے وجود کی روشن دلیل ہے۔ لیکن اس سے آگے بڑھو۔ تو دیکھو گے کہ تمہارے کام کی ساری چیزیں بھی اسی میں پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی تم نے سوچا کہ انہیں کون پیدا کرتا ہے؟ انسان زیادہ سے زیادہ ہل چلا لیتا ہے۔ بیج ڈال دیتا ہے۔ اور کبھی کبھی پانی بھی دے دیتا ہے لیکن آگے یہ بالکل بے بس ہے۔ یہ اللہ ہی ہے کہ اس سے پھل پیدا کرتا ہے۔ اور ہر پھل میں دو دو قسم کے جوڑے ہوتے ہیں۔ یعنی کھٹا میٹھا ، چوڑا بڑا ، نر و مادہ۔ پھر دن رات کے نظام کی طرف خیال کرو۔ رات دن کو ڈھانک لیتی ہے۔ پھر دن رات کے اوپر چھا جاتا ہے۔ کیا کوئی ایسا بھی بے وقوف ہو سکتا ہے جو خیال کرے کہ یہ آپ ہی آپ ہوتا رہتا ہے۔ انہیں ان سب واقعات کے اندر نشانیاں ہیں جنہیں وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ جن میں سوچ فکر کی عادت بھی موجود ہے۔ ان کا فکر انہیں اس نتیجے پر پہنچا کر رہتا ہے کہ ان سب کا پیدا کرنے والا ایک اللہ ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے یہ سلسلہ قائم کر رکھا ہے) (سورۃ الرعد۔ آیت ۳)

عجیب انتظام : اور زمین میں پاس پاس ایک دوسرے کے قطعے ہیں اور انگور کے باغ ہیں کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں جڑی ہوئی اور بے جوڑی ہوئی اور ان کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور ہم ہیں کہ بڑھا دیتے ہیں ایک کو ایک سے میوں میں (زمین کے قطعے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ کسی میں کھیتیاں ہو رہی ہیں کہیں کھجوریں اُگی ہوئی ہیں۔ ایک جڑ میں سے ایک بھی۔ ان سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے لیکن پھل الگ الگ مزوں اور شکلوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ اللہ کی نعمتیں اور قدرت ہے) (سورۃ الرعد۔ آیت ۴)

خوف اور اُمید : وہی ہے جو تم کو بجلی دکھاتا ہے ڈراوُنی اور اُمید بھری اور بھاری بادل اُٹھاتا ہے اور گرجنے والا اس کی خوبیاں پڑھتا ہے اور سب فرشتے اُس کے ڈر سے اور بھیجتا ہے کڑک دار بجلیاں پھر ڈالتا ہے جس پر چاہے اور یہ لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی بات میں اور اِس کی پکڑ سخت ہے (وہ نفع اور نقصان دونوں پہنچا سکتا ہے۔تم بجلی کو چمکتے ہوئے دیکھتے ہو۔تمہارے دل اِس سے دہشت بھی کرتے ہیں اور بڑے بڑے فائدے پہنچنے کی اُمید بھی رکھتے ہیں۔اللہ عزوجل کی رحمت سے اس کے ساتھ بھاری بھاری موسلا دھار مینہ والے بادل آسمان پر اٹھاتا ہے۔کڑک کی آواز سنتے ہو۔یہ فرشتہ ہے جو اللہ کی خوبیاں بیان کرتا ہے۔باقی فرشتے سہم کر اللہ کی حمد وثناء کرتے ہیں۔کڑک کے ساتھ کبھی بجلی بھی اللہ جس پر چاہے گرا دیتا ہے۔باوجود ان کھلم کھلا نشانیوں کے لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور رسولوں کا کہنا نہیں مانتے۔یادرکھو اللہ کی پکڑ سخت ہے) **(سورۃ الرّعد ۔آیت ۱۲۔۱۳)**

کوڑا کرکٹ اور حق و باطل : اس نے آسمان سے پانی اُتارا پھر نالے بہنے لگے اپنی اپنی مقدار کے موافق پھر وہ نالہ پھولا ہوا جھاگ اوپر لے آیا اور جس کو آگ میں زیور یا اسباب کے واسطے دھونکتے ہیں اِس میں ویسا ہی جھاگ ہے اللہ حق و باطل کو یوں بیان کرتا ہے سو وہ جھاگ تو سوکھ کر رہ جاتا رہتا ہے اور وہ لوگوں کے کام آتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے اللہ اس طرح مثالیں بیان کرتا ہے۔
(ارشاد ہے کہ اللہ آسمان سے بارش برساتا ہے۔پانی نیچی زمینوں میں جمع ہو کر بہنے لگتا ہے آگے چل کر اس پانی کی سطح پر بہت سا کوڑا کرکٹ جمع ہو جاتا ہے اور پانی کو ڈھانک کر اسکے ساتھ ساتھ بہنے لگتا ہے۔اسی طرح زیور اور سامان بنانے کے لئے کچّی دھات کو آگ پر پگھلاتے ہیں۔تو اس کی سطح پر میل کچیل جھاگ وغیرہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔یہی حال شربت وغیرہ پکانے کے وقت ہوتا ہے کہ اس پر میل جمع ہو جاتی ہے۔پانی کا یہ کوڑا کرکٹ دھات وغیرہ کی یہ اوپر کی میل کچیل نکمی اور بیکار چیزیں ہیں ، ان کو قابل توجہ نہیں سمجھا جاتا۔اصل چیز جو کام کی ہے اور جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا ہے۔وہ پانی یا دھات ہے جو ان کوڑے کرکٹ اور پھولے ہوئے جھاگوں کے نیچے ہے چنانچہ ان اوپری چیزوں کو پھینک دیا جاتا ہے اور کام کی چیز کام میں آتی ہے یہ کوڑا کرکٹ اور جھاگ خواہ بظاہر اصل چیز کو ڈھانپ لیں اور اس کے اوپر چھا جائیں آخر کار مٹ جاتے ہیں اور اِس کے نیچے اصل چیز رہ جاتی ہے۔ اور ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل انسان کو سمجھانے کے لئے ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے اِس سے سمجھ لو کہ کام کی چیزوں کے ساتھ نکمّی چیزیں اور ستھری چیزوں کے ساتھ گندی چیزیں دنیا میں برابر دیکھی جاتی ہیں۔اِسی طرح حق کے ساتھ باطل اور ایمان کے ساتھ شک وشبہات پیدا ہوتے ہیں اور کچھ دن چلتے ہیں۔لیکن انجامِ کار حق کے سامنے باطل نہیں ٹھہرتا۔ایمان کے مقابلے میں کفر غارت ہو کر رہتا ہے۔یقین شک وشبہات سے پاک ہو جاتا ہے جیسے ندی نالوں کے جھاگ پانی کے زور میں اِدھر اُدھر پھینک دیئے جاتے ہیں اور اصل چیز یعنی صاف پانی زمین میں ٹھیر جاتا ہے اور زمین کو فائدہ پہنچاتا ہے اِسی طرح حق انسان کے کام آتا ہے ایمان نفع پہنچاتا ہے یقین دل قوی کرتا ہے اور باطل کفر اور شبہات ختم ہو جاتے ہیں) **(سورۃ الرّعد۔آیت ۱۷)**

جنّت اور دوزخ : جنّت کا حال جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اِس کے نیچے نہریں بہتی ہیں میوہ اِس کا ہمیشہ ہے اور سایہ بھی یہ اِن کا بدلہ ہے جو ڈرتے رہے اور منکروں کا بدلہ آگ ہے (اِس آیت میں جنّت اور جہنم کا ذکر ہے اور ان کا ذکر مثل کے لفظ سے شروع کیا گیا ہے۔مثل کسی چیز سے ملتی جلتی چیز کو کہتے ہیں دنیا میں جنّت سے ملتی جلتی چیز یہی ہیں باغ ، نہریں ، تازہ بتازہ پھل

اور میوے ، دھوپ اور تپش سے پناہ اور پھران کا ہمیشہ قائم رہنا۔انہیں کو اس کا بیان کرنے کے لئے اختیار کیا گیا۔اسی طرح جہنم کی آگ کو انتہائی حرارت ، تپش اور گرمی کا مقام کہا گیا ہے یہ بھی انتہائی تکلیف دہ چیزیں سمجھی جاتی ہیں ۔یہی جہنّم کی تصویر ہے۔آخر میں کہا گیا ہے ہے کہ یہ ہمیشہ آرام کی چیزیں انجام کار پرہیزگاروں کو ملیں گی اللہ کے تمام نافرمان لوگ سوا آگ میں جلتے رہنے کے اور کچھ نہ پائیں گے)

(سورۃ الرّعد۔آیت ۳۵)

اللہ کی نعمتیں : اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس سے تمہاری روزی میوے نکالے اور کشتی کو تمہارے کہنے میں کیا تا کہ دریا میں اِس کے حکم سے چلے اور کام میں لگائیں ندیاں اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگایا برابر ایک دستور پر اور دن اور رات کو تمہارے کام میں لگایا (ارشاد ہے کہ جس اللہ کی عبادت کرنے کے لئے تمہیں کہا جا رہا ہے۔وہی اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے۔تمہیں رزق پہنچانے کے سامان مہیا کیے۔آسمان سے مینہ برسایا۔زمین نے پانی پیا اور اپنے اندر سے بحکم خداوندی طرح طرح کے میوے نکالے۔یہ تمہارے ہی لیے تو ہیں۔پھر تم کو اتنی عقل اور قوّت دی کہ دریاؤں اور سمندروں میں کشتی اور جہاز چلاتے ہو اور وہ اللہ کے حکم سے تمہارے اشاروں پر چلتی ہیں۔آگے انسانوں کو یہ کام لینا پڑے گا۔کہ اُن کے ذریعے سمندر اور دریا پار کر کے دور دراز ملکوں میں اللہ کا پیغام پہنچائیں اور لوگوں سے مفید تعلقات قائم کریں۔انسان جب سے اِس زمین پر بسا ہے۔اس کے راحت کے سامان برابر ملتے رہتے ہیں۔بارش، دھوپ، چاندنی، رات، دن سب اسے نفع پہنچاتے رہتے ہیں ان ہی کے ذریعے زمین سے غلّہ، پھل میوے، ترکاریاں پیدا ہوتی رہی ہیں۔بارش کے ذریعے نہریں، نالے، ندیاں زمین پر بہنے لگیں تو انسان میں اور سمندر میں کشتیاں چلانے لگا۔قرآنِ حکیم جا بجا انسان کو اِن نعمتوں کی طرف توجہ دلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اِن سے فائدہ اٹھاؤ۔لیکن طبیعات کے قاعدوں اور طبعی چیزوں کے بنانے والے کو پہچانو۔اور اس کو خالق کائنات اور رب العالمین مانو۔اگر ایسا نہ کیا تو تمہاری عقل تمہیں لے ڈوبے گی اور کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔) **(سورۃ ابراھیم۔آیت ۳۲۔۳۳)**

زمین کا انتظام : اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور رکھ دیئے اس پر بوجھ اور اس میں ہر چیز اندازے سے اُگائی گئی اور تمہارے واسطے اس میں معیشت کے اسباب بنا دیئے اور وہ کہ نہیں روزی دینے والے ان کو (ارشاد ہے کہ اوّل تو زمین کی وسعت ہی حیرت انگیز ہے اس کے چاروں طرف دُور دُور تک پھیلا دینا ہی کوئی آسان کام نہیں۔پھر اس کی سطح پر چونکہ نرم مٹّی کی ہے اِس لئے اس میں پائیداری نہیں اس کے ٹھیراؤ اور مظبوطی کے لئے اونچے اونچے پہاڑ کھڑے کر دیئے تا کہ اس کی سختی اور بوجھ کی وجہ سے زمین ڈگمگا نہ جائے۔پھر زمین سے طرح طرح کی چیزیں اللہ پیدا کرتا ہے اور ان میں سے بہت سی چیزیں تمہیں زندگی کی ضروریات بہم پہنچاتی ہیں اور بہت سی جاندار چیزیں چوپائے وغیرہ ایسی ہیں جن کا رزق تمہارے اوپر موقوف نہیں وہ اپنی زندگی الگ بسر کرتی ہیں اور تم ان میں سے اکثر سے فائدہ اُٹھاتے ہو۔ آخر یہ زبردست زمینی نظام کیا آپ ہی آپ ہوگیا۔نہیں یہ سب ایک علیم و حکیم خالق اور ربِ زمین و آسمان کی ایجاد ہے جس نے ہر شئے کو اس کے مناسب مقام پر لا کھڑا کیا ہے اور اس کے قیام و ثبات کا ایک مقررہ مدت تک انتظام کر دیا۔کیا ایسی چیزوں کو دیکھ کر تم ان کے پیدا کرنے والے اور قائم کرنے والے کو سمجھ نہیں سکتے) **(سورۃ الحجر۔آیت ۱۹۔۲۰)**

اللہ عزوجل کی مزید تدبیر : اور ہم نے رس بھری ہوئیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا پھر وہ تم کو پلایا اور تمہارے پاس اُس کا خزانہ نہیں (ارشاد ہے کہ مختلف اجزاء کو مختلف خزانوں سے اکھٹا کر کے اور ایک خاص نسبت سے ملا کر چیز کا بیج تیار ہوتا ہے۔ اس بیج کو مٹی میں ڈال کر تم الگ ہو جاتے ہو۔ یہ ہم ہی ہیں کہ پانی سے بھری ہوئی ہوائیں اِدھر سے اُدھر چلانی شروع کر دیتے ہیں۔ جن سے بادل بن جاتے ہیں اور موقعہ بہ موقعہ اِن سے پانی برستا ہے جس سے مٹی میں پڑا ہوا بیج پھلتا پھولتا ہے۔ اور یہی پانی تمہارے پینے کے کام بھی آتا ہے۔ اسی سے چشمے، نہریں ، کنوئیں دریا وغیرہ بن جاتے ہیں اور تمہاری ضرورتوں کے لئے پانی کا ذخیرہ جمع ہو جاتا ہے۔ یہ تمہارے بس کا نہیں کہ اپنی کھیتی کیاری کے لئے اور اپنے پینے اور دیگر استعمال کے لئے پانی کا کافی ذخیرہ اکھٹا کر لو۔ پانی آسمان سے مینہ برف اولوں وغیرہ کی شکل میں ہواؤں کے ذریعہ زمین پر برستا ہے۔ جس میں سے کچھ دریاؤں ، نہروں وغیرہ کی شکلوں میں زمین کی سطح پر بہنے لگتا ہے اور کچھ زمین میں جذب ہو کر اس کے اندر جمع ہو جاتا ہے جس کی تم بوقت ضرورت کنوئیں وغیرہ کھود کر حاصل کر لیتے ہو اگر اللہ عزوجل اس تدبیر سے بادلوں کے ذریعہ پانی نہ برسائے تو تم پانی کا ذخیرہ اپنے لئے اکھٹا نہیں کر سکتے۔ قدرت کی ان تمام نشانیوں اور نعمتوں اور کارگزاریوں کو دیکھ کر انسان کا پہلا کام یہ ہے کہ اللہ عزوجل کو پہچانے اور اُسی کی تمام جہان کا پیدا کرنے والا اور ساری کائینات کا انتظام کرنے والا اور پالنے والا مانے کیونکہ کوئی مخلوق اس قابل نہیں جو یہ سب کام کر سکے) **(سورۃ الحجر ۔ آیت ۲۲)**

انسانوں پر انعامات : اور اُس نے چوپائے بنا دیے تمہارے واسطے ان میں گرم کپڑے اور کتنے فائدے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں اور ان سے تمہاری عزّت ہے جب شام کو چرا لاتے ہو اور جب چرانے لے جاتے ہو (ارشاد ہے کہ ان جانوروں کو اللہ عزّ وجل نے پیدا کیا اور تمہارا تابعدار بنایا۔ اب تم ان کو اُون ، بال کھال وغیرہ سے سردی سے بچنے کا سامان تیار کرتے ہو۔ ان کا دودھ پیتے ہو۔ کسی کو ہل میں چلاتے ہو۔ دودھ سے مکھن ، گھی ، پنیر وغیرہ بناتے ہو اور صبح کو جب انہیں جنگل میں چرانے لے جاتے ہو اور پھر دن بھر چرا کر جب شام کو واپس لاتے ہو تو کیسی رونق اور چہل پہل ہوتی ہے اور اس سے تمہیں کتنی عزّت حاصل ہوتی ہے کہ تم اتنے مویشی کے مالک ہو۔ انہی میں سے حلال جانوروں کا گوشت بھی کھاتے ہو۔ آخر کبھی سوچا بھی ہے کہ جس سخی داتا نے تمہارے لئے یہ جانور بنا دیے اور ان سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تمہیں عقل اور قوت دی اور اس کو پہچان کر اس کا شکر ادا کرنا لازم ہے) **(سورۃ النحل ۔ آیت ۶)**

مزید انعامات : اور تمہارے بوجھ اُٹھا لے چلتے ہیں ان شہروں تک کہ تم وہاں نہ پہنچتے مگر جان مار کر بے شک تمہارا رب بڑا شفقت والا مہربان ہے اور گھوڑے اور خچریں اور گدھے پیدا کیے کہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور پیدا کرتا ہے تم نہیں جانتے (ارشاد ہے کہ اللہ عزّ وجل نے تیرے لئے جانوروں کو تابع بنا دیا۔ اگر یہ نہ ہوتے تو تجھے اپنے سامان اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے میں سخت مشقتیں برداشت کرنا پڑتی۔ تجھے ماننا چاہئیے کہ تیرے اوپر اللہ عزوجل بڑا مہربان اور لطف و کرم کرنے والا ہے۔ ان باربردار جانوروں میں سے گھوڑے، خچر اور گدھے خود تیری سواری کے کام بھی آتے ہیں۔ اور ان سے تیری عزّت اور شان بھی دوبالا ہوتی ہے۔ آگے سواری اور بار برداری وغیرہ کے لئے ایسے ایسے ذرائع اللہ عزوجل پیدا کر دے گا۔ جن کا اِس وقت شان و گمان بھی نہیں ہے)

(سورۃ النحل ۔ آیت ۷۔۸)

رازق اللہ ہے : وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی اتارا اسی سے پیتے ہو اور اسی سے درخت ہوتے ہیں جس میں چراتے ہو تمہارے واسطے اس سے کھیتی اور زیتوں اور کھجوریں اور انگور اور ہر قسم کے میوے اُگاتا ہے البتہ اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں نشانی ہے (اس آیت میں ہے کہ سنو یہ اللہ ہی ہے جس نے آسمان سے مینہ برسایا۔ جس کے ذریعے زمین سرسبز ہوئی اور تمہیں پینے کا پانی میسر ہوا۔ اس کے سبزہ زار میں تم اپنے جانوروں کو چرنے چگنے کے لئے چھوڑ دیتے ہو۔ اور غلّوں اور میوں ، پھلوں ، ترکاریوں سے اپنا پیٹ بھرتے ہو کبھی سوچا بھی ہے کہ یہ سارا انتظام کس نے کر رکھا ہے۔ سوچنے والے اس کو دیکھ کر اللہ کو پہچان لیتے ہیں اور اس سب سے بڑے محسن کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے انسان کی خاطر یہ سب کچھ پیدا کیا اور ان سب چیزوں کو اُس کے تابع فرمان کر دیا)

(سورۃ النحل ۔ آیت ۱۰ ۔ ۱۱)

دریائی نعمتیں : اور وہی ہے جس نے دریا کو کام پر لگا دیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور جو پہنتے ہو نکالو اور کشتیوں کو دیکھتا ہے کہ پانی پھاڑ کر چلتی ہیں اس واسطے کہ اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ تم احسان مانو (سمندروں اور دریاؤں میں سے انسان خوش ذائقہ ، تازی مچھلیاں پکڑتا ہے اور ان کو بڑے شوق سے کھاتا ہے۔ دوسرے اس سے موتی ، سیپی ، مونگی وغیرہ دستیاب ہوتا ہے جو انسان کی زیب وزینت کے کام آتا ہے ایک مشکل سمندروں اور دریاؤں سے پیدا ہوگئی تھی کہ زمین کے خشکی کے حصّے ایک دوسرے سے ان کی وجہ سے جدا ہو گئے تھے اور ایک جگہ کے رہنے والے دوسری جگہ کے رہنے والوں سے نہیں مل سکتے تھے مگر اس مہربان اور قدرت والے اللہ نے انسان کو عقل دی کہ جہاز اور کشتیاں بنائے تا کہ وہ پانی کو چیرتی پھاڑتی ایک کنارے پر رہنے والے انسانوں کو دوسرے کنارے والوں تک بآسانی پہنچا دیں۔ انسان کو اللہ عزوجل کی ان نعمتوں کا شکر گذار ہونا چاہیئے) **(سورۃ النحل ۔ آیت ۱۴)**

خالق رحیم اور علیم کی زمینی نعمتیں : اور زمین پر پہاڑ رکھ دیئے کہ کبھی تم کو لے کر جھک نہ پڑے اور ندیاں بنائیں اور راستے تا کہ راہ پاؤ اور علامتیں بنائیں اور لوگ ستاروں سے راہ پاتے ہیں بھلا جو پیدا کرے کیا تم سوچتے نہیں اور اگر اللہ کی نعمتوں کو گنو تو ان کو پورا نہ کر سکو گے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو (ارشاد ہے کہ یہ زمین پر جو اونچے اونچے پہاڑ کھڑے دیکھتے ہو یہ کس نے اور کیوں بنائے سنو! اللہ عزوجل نے اِن بوجھل اور وزنی پہاڑوں کو زمین کے قائم رکھنے کا ذریعہ بنایا ہے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی اندر ہی اندر اپنا کام کرتا رہے اور زمین تمہیں لے کر کسی دن دب کر بیٹھ جائے۔ پہاڑوں کے پتھر یلے سخت اور وزنی اجزاء پانی میں نہیں گھلتے اور سمندر کی زبردست ٹکریں جھیلتے ہیں پھر ان ہی پہاڑ کی چوٹیوں پر برف وغیرہ جمع ہو جاتی ہے اور پگھل کر بلندی سے بہ پڑتی ہیں اور دریا بن کر خشک زمینوں کو سیراب کرتی ہیں پھر ان پہاڑوں میں درے اور راستے بھی بنا دیئے۔ تا کہ یہ انسانوں کے باہم ملنے جلنے میں روکاوٹ نہ ڈالیں۔ یہ پہاڑ ، چشمے ، درے وغیرہ متفرق چیزوں ، مقاموں کی کی جگہیں مقرر کرنے کے لئے علامتوں کا کام بھی دیتے ہیں۔ اسی طرح ستارے بھی رات کے وقت ٹھیک راستے اور سیدھا رُخ معلوم کرنے کے بہت کام آتے ہیں۔ یہ سب چیزیں اللہ عزوجل نے انسان کی مدد کے لئے بنائی ہیں۔ پہلے ذکر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنائے ، زمین بنائی ، مینہ برسایا۔ زمین سے انواع واقسام کے پھل ومیوے پیدا کیئے۔ لیکن تعجب ہے کہ انسان ، پتھر ، درخت ، سورج ، چاند اور خبر نہیں کس کس کی پوجا کرنے لگتا

ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے برابر ٹھہراتا ہے۔ کیا خلاّق عالم اور اس کی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا اس مخلوق کے برابر ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ جو
ایک مکھی کا پر بلکہ ایک خاک کا ذرّہ بنانے سے بھی عاجز ہے۔ اللہ کی نعمتیں انسان پر اتنی ہیں کہ وہ گننے بیٹھے تو ساری گن نہیں سکتا۔ پھر شکر کیا
خاک ادا کرے گا۔ اللہ اُس کی کوتاہیوں اور تقصیروں کا معاف کرنے والا غفور الرحیم ہے۔ ورنہ زمین پر ایسے خطا کار گستاخ کے بسے رہنے کا
کیا کام۔ لوگو! یاد رکھو کہ اللہ عزوجل سے تمہاری کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ اس کی نافرمانی کرکے سزا سے نہیں بچ سکتے۔ اور اُس کو مان کر
جزا سے محروم نہیں رہ سکتے۔) **(سورۃ النحل ۔ آیت ۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹)**

رحمت کے اور نمونے : اور تمہارے واسطے چوپایوں میں سوچنے کی جگہ ہے ہم ان کے پیٹ کی چیزوں میں سے گوبر اور لہو کے درمیان
سے تمہیں دودھ پلاتے ہیں صاف ستھرا پینے والوں کے لئے خوشگوار (اِس آیت میں ارشاد ہے کہ زمین کی پیداوار کے علاوہ جانوروں
سے بھی تمہاری ضرورت کی چیزیں پیدا کیں۔ دیکھو جو کچھ وہ کھاتے ہیں۔ وہ اُن کے پیٹ کے اندر جا کر اِن کل پُرزوں کے ذریعے جو
اندر ہی اندر کام کر رہے ہیں۔ تین چیزوں کی شکل میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ ایک حصّہ تو گوبر وغیرہ بن کر باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ ایک حصّہ
خون بن کر ان کی زندگی کو برقرار رکھتا ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں ایک تیسری چیز بنتی ہے جسے دودھ کہتے ہیں۔ یہ گوبر اور خون کے درمیان
ہی بنتا ہے۔ لیکن ان دونوں گندگیوں اور بدمزگیوں سے پاک ہے۔ یہ ایک ستھری ، خوشنما ، خوش ذائقہ ، گلے میں بآسانی اُتر جانے والی
غذا ہے جسے پینے والے مزے لے لے کر پیتے ہیں اور جو بچ رہتا ہے۔ اس سے مکھن ، دہی ، پنیر وغیرہ بناتے ہیں ، جو بہت مقوّی اور مزیدار
غذائیں ہیں اور جو قوّت غلّوں ، ترکاریوں ، پھلوں وغیرہ سے انسان کو نہیں ملتی یا ملتی ہے تو کم ملتی ہے وہ دودھ کے ذریعے مہیا کی جاتی ہے۔
تاکہ انسان کی جسمانی نشوونما میں کمی نہ رہے۔) **(سورۃ النحل ۔ آیت ٦٦)**

پینے کی چیزیں : اور کھجور کے اور انگور کے میووں میں سے وہ کہ بناتے ہو تم اس سے نشہ اور روزی اچھی اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے
لیے جو سمجھتے ہیں (اس آیت میں یہ بیان ہے کہ تمہارے کے لیے کھجور اور انگور اور اس جیسے میوے اور پھل پیدا کیے۔ جس میں سے اپنی
ضرورت اور تفریح کی چیزیں تیار کرتے ہو جن میں سے بعض بُری۔ مثلاً کھجور اور انگور سے شراب بناتے ہو۔ حالانکہ اس میں تمہارے لئے
نقصان ہے۔ پھر انہیں میں سے سرکہ ، چھوہارے ، کشمش وغیرہ بناتے ہو جو اچھی اور تمہارے کام کی چیزیں ہیں۔ یہ سب چیزیں اللہ عزوجل
نے تمہارے لئے بنائی ہیں اور تم کو قوّت اور عقل دی ہے کہ تم سوچ سمجھ کر ان میں سے مفید چیزیں لے لو اور نقصان دینے والی چیزوں سے
بچو۔ سب سے زیادہ ضروری کام جو تمہیں عقل سے لینا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان سب چیزوں کو دیکھ کر اور ان کے قواعد اور نظام پر نظر کر کے ان
کے بنانے والے کو پہچانو اور اس کے تمام احسانات کا جو اُس نے تم پر کیے ہیں۔ شکر ادا کرو اور ان چیزوں کا استعمال اسی طرح کرو جس طرح
وہ حکم دے اور ہر اُس چیز اور بات سے بچنے کے لئے تیار رہو جس سے وہ اپنے رسول ﷺ کے ذریعے منع کردے۔ یقیناً انسان کی عقل
اس قابل ہے کہ ان نشانیوں کو دیکھ کر اللہ عزوجل کو پہچان لے۔) **(سورۃ النحل ۔ آیت ٦٧)**

ایک اور نعمت : اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جہاں وہ ٹٹیاں باندھتے ہیں گھر بنالے
ہر طرح کے میووں میں سے کھا پھر چل اپنے راستوں میں جو صاف پڑے ہیں (ارشاد ہے کہ تیرے رب نے نحل (شہد کی مکھی) کی

فطرت میں یہ رکھ دیا ہے کہ وہ ہمیشہ پہاڑوں، اونچے درختوں یا بلند مکانوں اور انگور کے ٹٹیوں پر گھر بنائے اور خوش ذائقہ میٹھے پھلوں اور پھولوں کا رس چوسے اور اپنے بنائے اُونچے گھروں میں واپس آجائے۔ اور وہاں سب مل کر عجیب وغریب نظام کے تحت شہد تیار کریں۔ شہد کی مکّھی کو اللہ عزوجل نے انسان کے لئے پینے ایک نہایت لذیذ اور نفیس چیز تیار کرنے کے کام میں لگا رکھا ہے اس کی با قاعدہ ایک قانون کے مطابق چال ڈھال، مل جل کر متفقہ طور پر اپنے کام میں کوشش کرنا، نہایت محفوظ گھر کاری گری سے بنانا۔ انسان کے لئے بجائے خود سبق آموز ہے) **(سورۃ النحل ۔ آیت ۶۸)**

شہد کی پیدائش : ان کے پیٹ میں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہیں اس سے لوگوں کے مرض اچھے ہوتے ہیں اس میں اُن لوگوں کے لئے جو دھیان کرتے ہیں نشانی ہے (پچھلی آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ شہد کی مکھی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور قدرت سے یہ بات رکھدی کہ پہاڑوں ، بلند درختوں اور اونچی اونچی جگہوں پر اپنے مکان بنائے اور اس میں خاص انتظام کے ساتھ بااطمینان ہر جگہ سے پھر پھرا کر آجائے۔ یہاں فرمایا کہ جیسے مویشیوں کے اندر دودھ بنتا ہے۔ اسی طرح شہد کی مکھی ہر پھل اور شیرینی سے نفیس حصّہ کھا کر شہد بناتی ہے جو ایک نہایت لذیذ اور شیریں چیز ہے اور اس کے کھانے سے آدمیوں کی بہت سی بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے استعمال کرنے والے اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اور غور کرنے والے اس میں اللہ عزوجل کی قدرت کی ایک خاص جھلک دیکھتے ہیں اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس کا اقرار کر کے اس کی فرماں برداری میں مشغول ہو جانا چاہیئے ۔ جن لوگوں کی نظر اس کی قدرت کے یہ سب کرشمے دیکھ کر بھی اس تک نہیں پہنچتی ۔ بلکہ خود چیزوں ہی تک محدود رہتی ہے اور وہ خود غرضی کے ساتھ ان سے فائدے اُٹھانے ہی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ان میں عزوجل کے تمام بندوں کا حق تسلیم کریں خود اپنے ہی پیٹ بھرنا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے سوا اس کے کیا کہا جائے کہ وہ تنگ نظر ، کم ہمت اور انسانیت سے گرے ہوئے ہیں) **(سورۃ النحل ۔ آیت ۶۹)**

انسان کا آرام اور مزید انعامات : اور اللہ نے بنا دیئے تمہارے لئے گھر تمہارے بسنے کی جگہ اور بنا دیئے تم کو چوپایوں کے کھال سے ڈیرے جو تم پر ہلکے رہتے ہیں جس دن سفر میں ہو اور جس دن گھر میں ہو اور ان کی اون اور رووں اور بالوں سے کتنے اسباب اور استعمال کی چیزیں وقت مقرر تک اور اللہ نے تمہارے لئے اپنی بنائی ہوئی چیزوں کے سائے بنا دیئے اور تمہارے واسطے پہاڑوں میں چھپنے کی چیزیں بنا دیں اور تمہارے کُرتے بنا دیئے جو بچاؤ ہیں لڑائی کے اسی طرح اپنا احسان تم پر پورا کرتا ہے تا کہ تم حکم مانو (ارشاد ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں سے اپنے آرام کا سامان تیار کرتے ہو۔ تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ سب ہماری دین ہے۔ ہمیں نے تمہیں راستہ دکھایا کہ اپنے رہنے سہنے کے لئے اینٹ ۔ پتھر۔ لکڑی لوہا وغیرہ جمع کر کے اچھے اچھے مکان بناؤ اور پھر یہ بھی بتایا کہ جانوروں کی کھالوں سے ڈیرے خیمے وغیرہ بناؤ۔ تا کہ وہ سفر اور حضر میں ہلکے مکانوں کا کام دیں۔ پختہ مکان جگہ سے نہیں ہل سکتے ۔ لیکن تمہیں کسی سفر میں جانا پڑتا ہے کبھی رہائش کے لئے ہی مکان کی جگہ بدلنی پڑتی ہے۔ یہ ڈیرے خیمے اپنے ساتھ اٹھا کر جا ہے گاڑ کر بہت اچھا آرام کا عارضی یا مستقل مکان بنا سکتے ہو۔ اس کے علاوہ بھیڑ بکریوں کی اون ، اونٹوں کی رووّں اور بکری وغیرہ کے بالوں سے بہت گھر کے سامان کمبل قالین وغیرہ بناتے ہو اور بہت سی برتنے کی چیزیں مثلاً رسی وغیرہ تیار کرتے ہو اور مرتے دم تک کرتے رہو گے اور ارشاد ہے کہ ہم نے بہت سی چیزوں

کے گہرے سائے بنائے ۔مثلاً پہاڑ ۔درخت ۔عمارتوں اور بادلوں کے سائے کہ جن کے نیچے تم آرام کے ساتھ ٹھنڈک میں بیٹھتے ہو۔نیز پہاڑوں کے اندر چھپنے کی جگہیں بنائیں جن میں تم دھوپ، بارش یا دشمن سے پناہ لے سکتے ہو پھر گرمی سے بچاؤ کے لئے تمہیں کرتے بنانے سکھائے جن کو پہن کر دھوپ کی تپش سے اپنے بدن کو محفوظ رکھتے ہو پھر لوہے کے حلقوں کو جوڑ کر ایک اور قسم کے کُرتے بنانے سکھائے جنہیں زرہ کہتے ہیں۔ وہ لڑائی کے وقت تمہارے بدن کو زخمی ہونے سے بچاتے ہیں یہ سارے انعامات تمہارے اوپر کس کی طرف سے ہیں ؟ یقیناً یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تمہارے لئے مہیا کیا ہے۔اسی نے اس کا سارا سامان تمہیں دیا اور اسی نے تمہیں عقل اور سمجھ دی کہ اس سامان سے اپنے لئے ساری ضرورتوں کی چیزیں تیار کرو) (سورۃ النحل۔آیت ۸۰۔۸۱)

اللہ کی بات کی تعظیم : یہ سن چکے اور جو کوئی اللہ کے محترم احکام کی وقعت کرے تو وہ اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے بہتر ہے اور چوپائے تمہارے لئے حلال ہیں مگر وہ جو تمہیں پڑھ کر سنا دیئے گئے پس بچتے رہو بتوں کی گندگی سے بچتے رہو اور بچتے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ کی طرف ہو کر نہ کہ اس کا شریک بنا کر (حج کے فوائد اور اُس کے اعمال بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ یہ باتیں تو خیال میں رکھو اور پھر سن لو۔ کہ اللہ عزوجل کے احکام فائدوں سے پُر ہیں۔خواہ وہ کسی کام کے کرنے کو کہے یا اس سے رک جانے کو ضروری قرار دے۔ جو شخص ان کا احترام کرے گا وہ ایسا کام کرے گا جو اس کے رب اللہ عزوجل کے نزدیک اس کے لئے انجام کار بہت ہی اچھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے کہ چند چوپایوں کو مستثنیٰ کر کے جن کا ذکر کر دیا گیا ہے سارے مویشی تمہارے لئے حلال کر دیئے ہیں۔اس نعمت کا شکر ادا کرو اور وہ یہ ہے کہ فقط اللہ ہی کی عبادت کرو اور اُسی کے نام پر ذبح کرو۔کسی اور کو اس کا شریک مت کرو۔بت پرستی کی گندگی سے بچو اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا ،جھوٹی گواہی دینا ،دوسروں کو دھوکہ دینا بُرے کام ہیں ان سے بچو!)
(سورۃ الحج ۔آیت ۳۰)

قربانی کی روح : اسی طرح ہم نے ان جانوروں کو تمہارے لئے بس میں کر دیا تا کہ تم احسان مانو اللہ کے پاس ان کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ لہو لیکن اُس کے پاس تمہارے دل کا ادب پہنچتا ہے اسی طرح ان کو تمہارے بس میں کر دیا کہ اللہ کی اس بات پر تکبیر پڑھو کہ تمہیں راہ سمجھائی اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دے اللہ دشمنوں کو ایمان والوں سے ہٹا دے گا اللہ کو کوئی دغا باز ناشکرا پسند نہیں آتا (ارشاد ہے کہ اتنے بڑے بڑے قوی ہیکل جانور تمہارے تابع کر دیئے ۔یہ تم پر اللہ کا احسان ہے اس کا شکر ادا کرو۔قربانی کا اصل مقصد یہ نہیں ہے کہ تم خون بہاؤ اور گوشت کھاؤ۔اللہ کے پاس ان میں سے کوئی چیز نہیں پہنچتی ۔اس کے پاس تو تمہارا اللہ کے ساتھ اخلاص اور اس کی فرمانبرداری کا دلی جذبہ پہنچتا ہے، جانوروں کو تمہارا حکم بردار بنا دیا اس کے بدلے میں تمہیں چاہیئے کہ تم اللہ کے فرمانبردار بنو۔اور اس کے حکم سے بِسم اللہِ اللہُ اکبر۔اللھم لک ومنک کہہ کر انہیں ذبح کرو۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرتا ہوں۔وہی سب سے بڑا ہے۔اے اللہ یہ تیرے لئے ہے اور تو نے ہی دیا ہے جو لوگ اخلاص اور سچّے دل سے قربانی کرتے ہیں ان کو خوشخبری ہو کہ ان کا بیڑا پار ہے۔اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کی ایذا رسانی سے بچالے گا اسے کوئی دغا باز، ناشکر گذار نہیں بھاتا۔وہ تو اپنے دیانتدار ، شکر گزار بندوں کو پسند کرتا ہے) (سورۃ الحج۔آیت ۳۶۔۳۷۔۳۸)

اللہ پر ایمان : اور ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا پھر ہم نے اس کو پانی کی بوند کر کے ایک جمے ہوئے ٹھکانے میں رکھا (ارشاد ہے کہ یہ کام اللہ ہی کا ہے کہ زمین کی مٹی سے مناسب اجزاء چن کر ان سے آدمی بنایا۔ آدم علیہ اسلام کے لئے ان اجزاء کو مٹی سے براہ راست چُن کر ایک محفوظ مقام میں جمع کیا۔ پھر ان سے آدم علیہ اسلام کو بنا دیا۔ اس کے بعد یہ اجزاء آدمی کی غذا سے جو مٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے حاصل ہوتے ہیں۔ پھر نطفہ کی شکل میں بدل جاتے ہیں۔ یہ نطفہ ماں کے رحم میں قرار پاتا ہے۔ اور اسی محفوظ مقام میں پرورش پاتا ہے۔ اور چند صورتیں بدل کر آخر میں زندہ آدمی بن کر رحم مادر سے باہر نکل آتا ہے۔ ان صورتوں کی تفصیل آگے آتی ہے۔ پیدا ہونے کے بعد دُنیا میں زندگی گذارنے کے لئے جو ذریعے انسان کو ملے وہ بھی اللہ ہی نے دیئے۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ انسان کو اور اس کے ذرائع حیات کو پیدا کر دے۔) **(سورۃ المومنوں۔ آیت ۱۲۔۱۳)**

پیدائیش کے مرحلے : پھر اس بوند سے جما ہوا لہو بنایا پھر اس جمے ہوئے لہو سے گوشت کی بوٹی بنائی پھر اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں پھر اس کو اٹھا کر کھڑا کیا ایک نئی صورت میں سو برکت والا اللہ ہے جو سب سے بہتر بنانے والا ہے (نطفہ کے رحم میں قرار پانے کے بعد اس کی صورتیں رفتہ رفتہ بدلتی ہیں آدم علیہ اسلام بھی پیدائیش کے ان مرحلوں سے گذرے لیکن رحم مادر میں نہیں بلکہ عالم کے کسی خاص مقام میں۔ اس کے بعد انسان کی پیدائیش کا سلسلہ یہ قرار پایا کہ انسان جو غذائیں کھائے اس سے اس کے اندر نطفہ بنے پھر وہ نطفہ ماں کے رحم میں جائے اور اس محفوظ مقام میں کچھ دن کے بعد جمے ہوئے خون کی شکل میں تبدیل ہو پھر یہ جما ہوا خون گوشت کی بوٹی بن جائے پھر اس بوٹی سے ہڈیوں کا ڈھانچہ تیار ہو۔ پھر ان ہڈیوں کے اوپر گوشت چڑھے اب انسان کا بدن تیار ہو گیا اس کے بعد جان پڑے تو اس کی اور ہی صورت ہو جائے۔ پھر رحم مادر سے باہر آئے اور بچپن سے لے کر بڑھاپے تک نت نئی صورتیں اختیار کرتا رہے اور نئی نئی شکلیں بدلتا چلا جائے۔ یہ سب ترقیاں اللہ ہی کی قدرت اور اسی کے حکم سے ہوتی ہیں۔ جن میں اور کسی کا حصّہ نہیں۔ آدم علیہ اسلام پیدائیش کے ان سارے مرحلوں سے معلوم نہیں کتنی مدّت میں گذرے اللہ ہی جانے۔ انسان پیدائیش کے بعد یک مدت تک ترقی کرتا ہے پھر زوال کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کے عمر تمام ہو جاتی ہے۔ یہ سارے انسانی پیدائیش اور زندگی کے مرحلے اللہ عز وجل نے اپنے علم اور اپنی قدرت سے مقرر کیے ہیں اور وہی ان میں سے ہر انسان کو گذارتا ہے اس لئے وہی ہر تعریف کا مستحق ہے۔ اس کے سوا کوئی نہ ایسے منصوبے تیار کر سکتا ہے اور نہ ایسی کاری گری سے کوئی چیز بنا سکتا ہے۔) **(سورۃ المومنون۔ آیت ۱۴)**

شانِ تربیت : اور ہم نے آسمان سے پانی ناپ کر اُتارا پھر اس کو زمین پر ٹھیرا دیا اور ہم اس کو لے جائیں تو لے جا سکتے ہیں پھر اس سے تمہارے واسطے باغ اُگا دیئے کھجور اور انگور کے (اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا۔ اس کے لئے زمین بنائی۔ آسمان بنائے یہ تو شانِ خلق تھی۔ جو عالم کی ہر چیز سے آشکارا ہے اور انسان کی پیدائیش تو شروع سے لے کر آخر تک خاص طور پر اس کی قدرت کی نشانیوں سے مالا مال ہے۔ ان نشانیوں کا ذکر پہلی آیتوں میں ہوا۔ پھر انسان کو پیدا کر کے اسے کسمپرسی کی حالت میں نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس کی زندگی اس دُنیا میں جتنی بھی ہو قائم رکھنے کا سامان مہیّا کر دیا۔ یہ شانِ ربوبیّت ہے اور اس کا اِن آیتوں میں ذکر ہے۔ ارشاد ہے کہ فضائے آسمانی میں بادل اکھٹے کر کے ان سے اللہ عز وجل نے مینہ برسایا۔ تا کہ زمین پانی سے سیراب ہو اور پانی کو ایسے اندازہ سے اُتارا کہ زمین کی خشکی دور

کرنے کے لئے کافی ہو۔نہ اتنا زیادہ کہ ڈوب جائے اور نہ اس قدر کم کہ دھول اڑنے لگے۔غور کرو کہ یہ پانی زمین کی سیرابی اور سرسبزی کے لئے کتنی ضروری چیز ہے۔ارشاد ہے کہ اگر ہم پانی مناسب انداز ہ سے نہ برساتے تو سوچو کہ زمین کا کیا حال ہوتا۔زمین تو زمین۔خود انسان کا ذرا سا منہ نکل آتا اور زندگی کے لالے پڑ جاتے۔حیوانات ڈھونڈنے سے نہ ملتے۔یہ ہم ہی ہیں کہ بارش برسا کر ہر شے کو تر و تازہ کر دیا۔دیکھو یہ پانی ہی کی برکت ہے کہ زمین میں طرح طرح کی سبزیاں ، میوے پھل اور ترکاریاں اُگنے لگیں۔کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگ گئے۔انسان اور حیوان دونوں کے وارے نیارے ہو گئے) **(سورۃ المومنون۔آیت ۱۸)**

نباتات : تمہارے واسطے ان میں میوے ہیں بہت اور انہی میں سے کھاتے ہو اور وہ درخت جو سینا پہاڑ سے نکلتا ہے اور اُگتا ہے تیل لیے ہوئے اور کھانے والوں کے لئے سالن لیے ہوئے اور تمہارے لیے چوپایوں میں دھیان کرنے کی بات ہے (ارشاد ہے کہ مینہ برسنے سے زمین قسم قسم کی نباتات سے بھر جاتی ہے اُن نباتات میں تمہارے لیے میوے بکثرت ہیں جنہیں تم مزہ لینے کے لئے اور دل خوش کرنے کے لیے کھاتے ہو اور انہیں میں غلّے بھی ہیں جنہیں تم غذا کے طور پر استعمال کرتے ہو۔دیکھو ان میں سے ایک درخت ہے وہ کوہ طور میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اور زیتون کا درخت کہلاتا ہے اس کے اندر تیل بھی ہوتا ہے۔اس میں سالن کی طرح روٹی ڈبو کر بھی کھاتے ہیں۔اور یہ سر اور بدن پر ملنے کے لئے روغن کا کام بھی دیتا ہے۔زیتون کے درخت کا ذکر خاص طور اس لیے ذکر کیا کہ جس ملک میں پیدا ہوتا ہے۔وہاں اس سے بہت کام لیتے ہیں اور کم و بیش اس کے فائدے ویسے ہی ہیں۔جیسے زمین کے اس حصے میں ناریل کے درخت کے ہیں ۔اسی طرح ہر ملک میں کوئی نہ کوئی درخت ایسا ہوتا ہے جس سے ملک والے انواع و اقسام کے فائدے اُٹھاتے ہیں۔اس کا کچا پھل میوے کے طور پر کھاتے ہیں۔ریشوں سے رسیّاں بناتے ہیں۔پھل سوکھ جائے تو اس کا تیل نکالتے ہیں۔انسان کو بتایا جا رہا ہے کہ زمین سے اس کے لئے اللہ عزوجل نے پھل ، پھول ، میوے ،غلّے ،گھاس ، پھوس بہت سی چیزیں پیدا کیں۔انسان سوچے تو فوراً اللہ کو مان جائے اور اس کا شکر بجالائے یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان چیزوں کا زمین سے پیدا کرنا سوائے اللہ عزوجل کے کسی کے بس کا نہیں اسی طرح مویشی اور دیگر جانوروں میں بھی سوچنے والوں کو اللہ کی قدرت کی نشانیاں صاف نظر آتی ہیں) **(سورۃ المومنون۔آیت ۱۹۔۲۰)**

حیوانات : ہم تمہیں پلاتے ہیں وہ چیز جو ان کے پیٹ میں بنتی ہے اور تمہارے لئے ان میں سے فائدے ہیں اور بعض کو کھاتے بھی ہو اور ان پر کشتیوں پر لدے پھرتے ہو (ارشاد ہے کہ جس طرح زمین میں سے تمہارے لئے سبزیاں میوے اُگائے اسی طرح چوپائے جانوروں کو تمہارا فرمانبردار کر دیا کہ ان سے تم فائدے اُٹھاؤ زمین کے جانوروں کے لیے گھاس اور چارہ پیدا کر دیا کہ وہ پیٹ بھر کر کھائیں اور پھر ان کی غذا کے ایک حصّہ کا ان کے اندر دودھ پیدا کرنے کا انتظام بھی ہمیں نے کیا ہے۔کسی اور کے بس کا ہرگز نہیں کہ جانوروں کی غذا کے ایک حصّے کو دودھ میں تبدیل کر دے۔اور پھر ان کو تمہارا فرماں بردار کر دے تاکہ اس دودھ کو اُن کے تھنوں میں سے نکالو۔خود پیو۔بچّوں کو پلاؤ۔مہمانوں کی خاطر تواضع کرو پھر جانوروں سے صرف دودھ ہی کا فائدہ نہیں بلکہ بعض جانوروں کو تمہارے لئے حلال بھی کر دیا کہ اُن کو اللہ کا نام لے کر ذبح کرو اور ان کے گوشت کو بطور غذا پکا کر کھاؤ۔اس کے علاوہ جانوروں سے تم اور بھی کام لیتے ہو۔خشک زمینی راستوں میں ان پر سوار ہو کر ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہو اور سامان کو ادھر سے اُدھر منتقل کرتے ہو۔اگر بیچ میں دریا یا سمندر آ جائے

تو پھر کشتیوں میں چڑھ کر اس کے عبور کرنے کا انتظام بھی ہم نے کر دیا۔ جن میں اپنے ساز و سامان بھی لاد سکتے ہو۔ اور خود بھی آرام سے بیٹھ کر اِدھر سے اُدھر تک جا سکتے ہو۔ اس کے بعد خود جانوروں پر لد کر اور اپنا سامان لاد کر آگے جا سکتے ہو۔ غرض چوپائے جانور تمہارے ہر طرح کے کام کے ہیں ان میں سے جو حلال ہیں ان کا دودھ پیو ان کا گوشت غذا کے طور پر کھاؤ اور خشکی میں ان سے سواری اور بار برداری کا کام لو۔ جیسے دریاؤں اور کشتیوں سے کام لیتے ہو۔) **(سورۃ المومنوں۔ آیت ۲۱۔۲۲)**

مزید نشانیاں اور نعمتیں : اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے اوڑھنا بنا دیا اور نیند کو آرام اور دن کو اٹھ نکلنے کے لئے بنا دیا اور وہی ہے جس نے خوشخبری لانے والی ہوائیں چلائیں اپنی رحمت کے آگے آگے اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اُتارا (ارشاد ہے کہ اللہ کو پہچاننا ہو تو رات اور دن کے فرق ہی سے پہچان سکتے ہو ،رات ایک پردہ کی طرح ہے۔ جو انسان کو چاروں طرف سے ڈھانپ لیتی ہے اور لباس کے مانند اس پر لپٹ جاتی ہے ،آدمی کاروبار چھوڑ کر ستاتا ہے اور نیند آجاتی ہے تو ساری کلفت اور تکان دور ہو جاتی ہے، اعضاء کو سکون ہوتا ہے اور اس سے بدن کو آرام پہنچتا اور راحت ملتی ہے۔ دن کو انسان پھر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور ہر طرف چہل پہل ہو جاتی ہے، پھر اللہ کی قدرت کی ایک نشانی دیکھو ،زمین خشکی سے اور آدمی گرمی سے بیزار ہو جاتے ہیں تو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔ جو بارش کا پیش خیمہ ہوتی ہیں اور پھر اللہ کی رحمت سے نزول باراں ہوتا ہے اور آسمان سے پاک صاف ستھرا پانی برستا ہے جو ہر قسم کی گندگی کو دھو دھا کر پاک کر دیتا ہے) **(سورۃ الفرقان۔ آیت ۴۷۔۴۸)**

پانی کے فائدے : تاکہ زندہ کریں ہم اس سے مردہ بستی کی زمین اور اسے اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے چوپایوں اور آدمیوں کو پلائیں اور ہم نے اِس پانی کو ان میں طرح طرح تقسیم کیا تاکہ وہ دھیان رکھیں اور پھر بھی بہت سے لوگ ناشکری کے بغیر نہیں رہتے اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں کوئی ڈرانے والا اٹھا دیتے (ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنی قدرت اور رحمت سے دنیا میں اس بات کا انتظام کیا کہ پریشان کن گرمی اور خشکی کے بعد ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلیں اور مینہ برسنے کی خوشخبری لائیں پھر آسمان سے پاک اور پاک کرنے والا پانی برسے۔ جس سے آبادیوں کے آس پاس کی زمینوں میں دوبارہ جان پڑے ہر طرف سبزہ اگے، ہرے بھرے کھیت لہلہائیں، باغوں میں رونق آئے اور اس پانی کو پی کر اللہ کی مخلوقات میں سے بہت سے چوپائے اور آدمی اپنی پیاس بجھائیں۔ اس نے اپنی قدرت کا اظہار اس طرح بھی کیا کہ ہر مقام پر برابر مینہ نہ برسے۔ بلکہ کہیں کسی وقت اور کہیں کسی وقت تاکہ لوگ یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ تو دستور کے مطابق آپ ہی آپ برس جاتا ہے اور کھل جاتا ہے بلکہ ہر وقت یہ بات یاد رکھیں کہ یہ اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ مقصود یہ ہے کہ انسان اللہ کی صاف نشانیاں دیکھ کر اپنی عقل سے اسے پہچانے۔ ارشاد ہے کہ ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک پیغمبر بھیج دیتے۔ تاکہ وہ ہر وقت لوگوں کو اُن کے بُرے اعمال کے نتیجوں سے ڈراتا۔ لیکن عقل مندوں کے لئے اس وقت ایک ہی رسول یعنی محمد رسول اللہ ﷺ اور ایک ہی قرآن بالکل کافی ہے۔ مگر جب کہ وہ اپنی عقل سے کام لیں) **(سورۃ الفرقان۔ آیت ۴۹۔۵۰)**

معبود کی نشانیاں : بھلا زمین کو ٹھہرنے کے لائق کس نے بنایا اور اس کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس کے ٹھیرانے کو بوجھ رکھے اور دو دریاؤں کے بیچ میں آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ؟ ان میں سے بہتوں کو سمجھ نہیں (ارشاد ہے کہ بھلا یہ تو کہ زمین کو

جانداروں کے ٹھہرنے کے قابل کس نے بنایا۔خشکی ، تری ،گرمی اور سردی کو اس تناسب سے ملایا کہ جاندار زندہ رہ سکیں۔اور ان کے استعمال کے لیے نباتات کافی مقدار میں پیدا ہوتی رہیں۔پانی جگہ جگہ پہنچانے کے لیے ندی ،نالے بنائے اور مٹی کی زمین کو مظبوط کرنے کے لئے اس پر پہاڑ قائم کیے۔کھاری اور میٹھے دریا مل کر بہنے پر بھی ایک دوسرے سے خلط ملط نہیں ہوتے اور دونوں کے پانی اپنا اپنا مزہ برقرار رکھتے ہیں۔بتاؤ تو سہی کہ اور کوئی ایسے عجائبات پیدا کرسکتا ہے ؟ جب نہیں تو پھر وہ معبود کیسے ہوا۔پھر بھی اکثر لوگ اوروں کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔یہ ان کی سمجھ کا قصور نہیں تو اور کیا ہے بلکہ اکثر تو ٹھیک سمجھ ہی نہیں رکھتے) **(سورۃ النمل۔آیت۔٦١)**

ایک اور سوال : بھلا کون راہ بتاتا ہے تمہیں جنگل کے اور دریا کے اندھیروں میں اور کون چلاتا ہے خوشخبری لانے والی ہوائیں باران رحمت سے پہلے کیا اب کوئی معبود ہے اللہ کے ساتھ اللہ بہت بلند ہے اس سے جسے یہ شریک بتلاتے ہیں (جب تک چاروں سمتوں کا پتہ نہ لگ جائے آدمی کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ کا راستہ ڈھونڈنا ناممکن ہے،شمال،جنوب،مشرق مغرب کا تعین کرکے مقام کا تعیّن کیا جاتا ہے اور ان کا تعیّن ستاروں کے اوپر موقوف ہے۔رات کے وقت اندھیروں کے اندر آدمی جنگل بیابان میں ہو یا جہاز میں۔سوا اس کے کہ حیران اور سرگرداں پھرے اور کچھ نہیں کرسکتا۔آدمی کے پاس لاکھ بُت یا سمت سے ناواقف لوگ ہوں اسے راستہ نہیں سمجھا سکتے اور نہ خود ہی سیدھے کہیں پہنچ سکتے ہیں۔(ارشاد ہے کہ اللہ سز وجل نے اوپر ستارے بنا کر چمکایا اور اُن کے لئے جگہ اور مقام مقرر کیے اسی نظام کی بدولت تم خشکی اور سمندر میں آسانی سے راستہ ڈھونڈھ لیتے ہو،پھر ایک اور نظام کی بدولت تم خشکی اور سمندر میں آسانی سے راستہ ڈھونڈ لیتے ہو،پھر ایک اور انتظام تمہارے لئے یہ کیا کہ زمین پر ضرورت کے وقت بارانِ رحمت کا بندوبست کردیا۔غور سے معلوم ہوا کہ یہ انتظام بھی سورج کی حرارت اور اس کے مختلف مقامات میں فرق مقرر کرکے اللہ عز وجل ہی نے کیا۔حرارت کی بدولت گرم ہوا اوپر چڑھتی ہے اور اُس کی جگہ پُر کرنے کے لئے ٹھنڈی ہوائیں اِدھر سے اُدھر چلتی ہیں جو بارش والے بادلوں کو اپنے ساتھ لاتی ہیں۔لوگ ان ہواؤں کے چلنے سے خوش ہوتے ہیں کہ اب بارش آئے گی اور خشکی اور گرمی ختم ہوگی۔کیا یہ انتظام سوا اللہ کے کوئی کرسکتا ہے۔پھر اس کے سوا کسی اور کو معبود ماننے کے کیا معنی۔اللہ ہر چیز سے جسے تم اس کا شریک ٹھہراتے ہو بلند اور برتر ہے۔اس کے عالی مرتبہ کی جھلک بھی ان بتوں کو نصیب نہیں ہوسکتی۔جنہیں تم پوجتے ہو) **(سورۃ النمل۔آیت۔٦٢)**

دینے والا اللہ ہے : جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو یہ تمہاری روزی کے مالک نہیں سو تم اللہ کے ہاں روزی ڈھونڈو اور اس کی بندگی کرو اور اس کا شکر کرو اسی کی طرف تم پھر جاؤ گے (ارشاد ہے کہ یہ جنہیں تم اللہ عزّ وجل کو چھوڑ کر پوجنے میں لگے ہوئے ہو تمہاری روزی کے ذرّہ بھر بھی مالک نہیں۔یہ تمہیں کچھ دیتے تو جب اگر ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں دینے والا تو اللہ عز وجل ہے جس کے خزانے میں ہر چیز ہے۔سب کچھ اسی قبضۂ قدرت میں ہے اور وہی ہر ایک کو روزی دیتا ہے ان بتوں کو دھتا بتاؤ۔فقط اللہ کی بندگی کرو اسی کی حمد وثنا کرو۔اسی سے مرادیں مانگو۔جھوٹے بے بس معبودوں کو بیچ میں سے ہٹادو۔تم دیکھو گے۔کہ پھر تمہیں رزق مل رہا ہے۔آخر یہ کون دیتا ہے۔سنو اور یقین کرو کہ یہ اللہ دیتا ہے۔اس لیے فقط اسی سے روزی مانگو۔یہ اوروں کی ٹانگ بیچ میں کیوں اڑا رکھی۔یہ لغو بات ہے۔اسے الگ کرو اللہ ہی نے یہ سب کچھ دیا ہے اور وہی دے گا اس کا شکر بجالاؤ۔) **(سورۃ العنکبوت۔آیت۔١٧)**

اللہ واقف کار ہے : اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جس کے واسطے چاہے اپنے بندوں میں سے اور تنگ بھی کر دیتا ہے جس کی چاہے بے شک اللہ ہر چیز سے خبردار ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ پانی آسمان سے کس نے اتارا پھر زندہ کر دیا اس سے زمین کو اس کے مر جانے کے بعد تو وہ کہیں گے اللہ نے آپ فرما دیجیے کہ سب خوبی اللہ کے لئے ہے لیکن بہت سے لوگ نہیں سمجھتے (ارشاد ہے کہ رزق کا انتظام اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ اسے جتنا چاہتا ہے دیتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز سے واقف ہے اور ہر بات کی مصلحت جانتا ہے جس کو بہت سا دینا ہوتا ہے اس کے لئے ویسے ہی اسباب پیدا کر دیتا ہے جسے ناپ تول کر دینا ہوتا ہے اسے اندازے سے دیتا ہے۔ لیکن محروم کسی کو نہیں کرتا۔ اسی طرح حال بدلتے بھی دیر نہیں لگتی جب چاہتا ہے مفلس کو مالدار اور مالدار کو مفلس اور خوشحال کو بدحال اور بدحال کو خوشحال کر دیتا ہے۔ ان سے پوچھیے کہ یہ بتاؤ کہ آسمان سے مینہ کون برساتا ہے جس سے خشک مردہ زمین ہری اور تروتازہ ہو جاتی ہے اور انواع اور اقسام کی چیزیں اس میں سے اُگ آتی ہیں وہ یہی جواب دیں گے کہ سب کچھ اللہ کرتا ہے تو فرمائیے کہ اب تو ساری خوبی اللہ ہی کے لئے ثابت ہوئی اس سے ایمان والوں کو اُسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور دنیا کی عارضی تکلیفوں سے ذرا نہ گھبرانا چاہیئے۔ وہ اپنی قدرت سے عنقریب تکلیفیں دور کر دے گا۔ لیکن افسوس ہے کہ اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ دُنیا کے آرام اور تکلیف کو اہمیت دیتے ہیں اور اللہ کے وعدوں اور نعمتوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے حالانکہ مانتے ہیں کہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے۔) **(سورۃ العنکبوت۔ آیت ۶۲۔۶۳)**

اللہ کی پہچان : اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمان اور زمین اور تمہاری طرح طرح کی بولیاں اور رنگ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں سمجھ والوں کے لئے اور اس کی نشانیوں سے ہے رات اور دن میں تمہارا سونا اور اُس کا فضل تلاش کرنا۔ اس میں اُن لوگوں کے لئے جو سنتے ہیں بہت پتے کی باتیں ہیں (ارشاد ہے کہ اللہ کی قدرت کی نشانی یہ بھی ہے کہ اُس نے آسمان بنائے اور زمین پیدا کی پھر انسانوں کو الگ الگ بولیاں سکھائیں۔ جن کے ذریعے وہ اپنے ساتھ رہنے والوں کو اپنا مطلب سمجھاتے ہیں۔ اور پھر ہر انسان کا رنگ و روپ اور نقشہ الگ الگ بنا دیا۔ دنیا میں لاتعداد آدمی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ لیکن ہر ایک کا لب و لہجہ زبان ایک ہوتے ہوئے بھی مختلف ہے۔ کسی کی شکل کسی سے نہیں ملتی۔ ہر ایک کا ناک نقشہ الگ الگ ہے۔ سمجھدار لوگ یہ سب دیکھ کر اللہ کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آسمان موجود، زمین موجود، بھانت بھانت کے آدمی موجود۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی بنانے والا موجود نہ ہو۔ پھر ایک اور نشانی یہ ہے کہ۔ انسان کے سونے اور آرام کرنے کے لئے رات بنائی اور کام کرنے کے لئے دن بنایا۔ انسان ہر وقت جب چاہے دن ہو یا رات ہو اللہ کی دی ہوئی قوّتوں سے کام لے کر اس کے فضل کی جستجو کر سکتا ہے۔ اور جب چاہے آرام کر سکتا ہے اور سو سکتا ہے۔ آخر یہ انتظام کس نے کیا ؟ اگر اس کا جواب خود نہیں سوجھتا۔ تو ہمارے رسولوں سے سن کر معلوم کرو۔ جو سنتے ہیں وہ تو ضرور ان کی باتوں کی طرف کان لگائیں گے۔) **(سورۃ الروم۔ آیت ۲۲۔۲۳)**

بارانِ رحمت : اللہ ہے جو ہوائیں چلاتا ہے پھر وہ بادل اُٹھاتی ہیں پھر اس کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہے اور اس کو تہ بہ تہ رکھتا ہے پھر تو مینہ کو دیکھے کہ اس کے بیچ میں سے نکلتا ہے پھر جب وہ اس کو اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے تبھی وہ خوشیاں کرنے لگتے ہیں اور اگرچہ وہ اس کے اترنے سے پہلے مایوس ہو رہے تھے (اللہ کی نعمتوں میں مصیبتوں کے بعد راحت

دکھ کے بعد آرام، دنیا کا قاعدہ ہے اور یہ قاعدہ اللہ نے مقرر کیا ہے اس کو سمجھنا ہے تو گرمی اور خشکی کی شدّت کے بعد بارانِ رحمت کے نزول پر غور کرو۔ گرمی کی شدّت سے بوکھلائے جارہے تھے۔ زمین جھلسی پڑی تھی۔ اتنے میں اللہ نے موسمی ہوائیں چلائیں اور وہ بادلوں کو اِدھر اُدھر سے گھیر لائیں۔ پھر وہ بادل ایک دوسرے پر تہ بہ تہ جم گئے اور ان کے اندر سے مینہ برسنا شروع ہوا۔ اس سے تھوڑی ہی دیر پہلے اس بلا کی تپش تھی کہ ہوش وحواس گم تھے لوگ آس توڑ بیٹھے تھے۔ بارش آتے ہی چہروں پر رونق آ گئی اور لگے خوشیاں منانے یہ سماں تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے پھر کیوں نہیں سمجھتے کہ مصیبت چندروزہ ہے اچھے دن آنے والے ہیں۔ علامتیں شروع ہو چکی ہیں۔ تھوڑے ہی دن میں دین اسلام کا غلبہ ہو جائے گا اور دشمن منہ کی کھائیں گے) (سورۃ الرّوم۔ آیت ۴۸۔۴۹)

اللہ کو مانو : کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے تمہارے کام میں لگایا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں ظاہر اور مخفی اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کی بات میں جھگڑتے ہیں نہ علم رکھیں اور نہ ہدایت اور کوئی روشن کتاب (جب نبیوں کے علاوہ دُنیا کے دیگر عقلمند بھی اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ دنیا میں سوا ایک اللہ کے اور کوئی اس قابل نہیں کہ اس کے آگے جُھکا جائے اور وہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے تو پھر یہ لوگ اس کے ساتھ شریک کیوں ٹھہراتے ہیں۔ کیا اللہ کا پہنچاننا کوئی بڑی دشوار بات ہے۔ ارشاد ہے کہ کیا انہیں نہیں سوجھتا کہ آسمان اور زمین کی ساری مخلوق انہی کے کام میں لگی ہوئی ہے۔ اور اللہ نے انہیں ان کا مددگار بنادیا ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں ان کو پُوری پُوری عطا کی ہیں۔ یہ ان سب سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ سب کس کی عنایت کا نتیجہ ہے۔ ظاہری نعمتیں تو وہ ہیں۔ جن سے انسان کی کھانے پینے ، رہنے سہنے اور سانس لینے وغیرہ کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں اور باطنی نعمتیں عقل، سوچ، سمجھ، ہدایت اور انجام بینی وغیرہ ہیں۔ اللہ کا اقرار نہیں کرتے۔ حالانکہ اس کے انکار کی نہ کوئی عقلی یا وجدانی دلیل ہے نہ کوئی نقلی سند ہے جسے یہ اپنی تائید میں پیش کرسکیں) (سورۃ لقمٰن۔ آیت۔۲۰)

رزق کون دیتا ہے ؟ کیا اللہ کے سوا تمہیں کوئی روزی دیتا ہے آسمان سے اور زمین سے کوئی معبود نہیں مگر وہ پھر کہاں اُلٹے پھرے جاتے ہو اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو کتنے رسول تجھ سے پہلے جھٹلائے گئے اور اللہ تک سب کام پہنچتے ہیں (ارشاد ہے کہ جو کچھ تمہیں مل رہا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مل رہا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ پیدا کرنے والا وہی ہے اور رزق بھی وہی دیتا ہے۔ ہاں تمہارا دل اس بات کو خوب جانتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی نے پیدا کیا اور نہ کوئی رزق دیتا ہے۔ آسمان سے بارش ہوتی ہے تبھی تو زمین سے گھاس ، غلّہ سبزی ترکاری وغیرہ سب کچھ پیدا ہوتا ہے۔ پھر اللہ نے نہیں تو کس نے پیدا کیا ہے۔ یقین جانو اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر یہ بہکنا کیسا کہ جانتے بوجھتے ہو کر نادان بنے جاتے ہو اور سیدھے چلنے کے بجائے اُلٹے چلنے لگتے ہو۔ آگے ارشاد ہے کہ انسان اور غفلت اور نادانی ختم ہی ہونے میں نہیں آتی۔ اے ہمارے رسولؐ اگر یہ تجھے جھوٹا بتاتے ہیں تو رنجیدہ مت ہو۔ ان سے پہلے بھی بہت سے نادان لوگ رسولوں کو جھوٹا کہہ چکے ہیں۔ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ان کے ماننے یا نہ ماننے کی پرواہ مت کرو۔ اپنی ضد میں باؤلے ہو رہے ہیں۔ اس قدر سمجھانے کے باوجود ذرا نہیں مانتے۔ ان کا معاملہ ہم پر چھوڑ دو۔ ساری باتیں آخر ہمارے ہی سامنے پیش ہونے والی ہیں۔ اور ہمارے ہی ہاتھ میں سب کا فیصلہ ہے۔ ہم ان سے اچھی طرح بھگت لیں گے۔) (سورۃ فاطر ۔آیت ۳۔۴)

اللہ کو پہچانو : کیا نہ دیکھا تو نے کہ اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا پھر ہم نے اس سے میوے نکالے طرح طرح کے ان کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سرخ طرح طرح کے ان کے رنگ اور گہرے کالے (انسان کو عقل اس لئے ملی ہے کہ عالم کی چیزوں کو دیکھے اور اس سے اللہ کو پہچانے۔ عقل کا یہی اصل کام ہے۔ اور انسان سے توقّع کی جاتی ہے کہ وہ اپنی عقل سے سب سے پہلے یہی کام لے گا۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ اپنی دینی اعتبار سے بالکل بے عقل ہے۔ خواہ وہ ارسطوِ دوران اور افلاطونِ زمان ہی کیوں نہ ہو۔ (ارشاد ہے کہ آسمان سے پانی برستا ہے۔ پھر تم اُس کی بدولت زمین سے طرح طرح کے میوے، پھل، سبزیاں اُگتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جن میں سے ہر ایک کا رنگ، مزہ، خوشبو الگ الگ ہے۔ بھانت بھانت کی چیزیں زمین سے نکل کر تمہارے سامنے آجاتی ہیں۔ اور تم مزے سے کھاتے پیتے ہو ان کا پیدا کرنا تمہارے بس کا نہیں۔ سنو! یہ سب کچھ اللہ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ اب دوسری طرف نگاہ اُٹھاؤ۔ اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ ان کے بیچ میں راستے بنے ہوئے ہیں۔ رنگ برنگ پتھروں کا ڈھیر ہے۔ سفید، سرخ، کوئی گہرے، کوئی ہلکے اور بعض بالکل کالے سیاہ، یہ انواع واقسام کے پتّھر، چٹانیں، طرح طرح کی شکلوں اور رنگوں کی کس نے بنائیں۔ پھر تم یہ سب چیزیں دیکھ کر اللہ عزوجل کو پہچانتے کیوں نہیں زرا اس کا جواب دو ؛) **(سورۃ فاطر۔ آیت ۲۷)**

اللہ کی نعمتیں : اور ان کے واسطے ایک نشانی مردہ زمین ہے اسے ہم نے زندہ کر دیا اور اس میں سے اناج پیدا کیا سو اسی میں سے کھاتے ہیں اور اس میں ہم نے کھجور کے اور انگور کے باغ بنائے اور اس میں کچھ چشمے بہادیئے تا کہ اس کے میوں سے کھائیں اور اس کو اُن کے ہاتھوں نے نہیں بنایا پھر کیوں نہیں شکر کرتے (ارشاد ہے کہ تم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہو کہ زمین سوکھی اور خشک پڑی ہوتی ہے زندگی کے آثار اس میں کچھ نظر نہیں آتے تھوڑے ہی دن میں بارش ہوتی ہے اور زمین ہری بھری ہو جاتی ہے ہر طرف عجیب چہل پہل نظر آتی ہے۔ غلّہ پیدا ہوتا ہے اور انسان کی خوراک کا سامان مہیا ہو جاتا ہے۔ ایک طرف کچھ حصّہ زمین میں باغ لگ جاتے ہیں جن میں کھجوریں لگتی ہیں اور انگور پیدا ہوتے ہیں۔ پھر اللہ نے ان کو تر و تازہ رکھنے کے لئے زمین میں جگہ جگہ چشمے بہا کر پانی پہنچانے کا بندوبست کر دیا ہے۔ تا کہ لوگ اس کی بدولت خوب پھل کھائیں۔ کیا یہ سب کچھ نعمتیں تم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہرگز نہیں۔ تمہیں غلّہ اور میوے پیدا کرنے کی کوئی طاقت نہیں۔ یہ سب اللہ کی عنایت اور اس کی قدرت کا ظہور ہے۔ پھر ان سے فائدہ اُٹھا کر اُس کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے) **(سورۃ یٰسین۔ آیت ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵)**

تندرسی بڑی نعمت ہے : اور اگر ہم چاہیں تو ان کی صورت مسخ کر دیں جہاں کے تہاں پھر نہ وہ آگے چل سکیں اور نہ اُلٹے پھر سکیں جسے ہم بوڑھا کر دیں اسے اس کی پیدائیش میں اوندھا کر دیں پھر کیا انہیں سمجھ نہیں (ارشاد ہے کہ یہ لوگ اپنے اعضاء سے جو ہم نے انہیں عطا کیے ہیں اور اس تندرستی اور صحت سے جو ہم نے انہیں بخشی ہے فائدہ اُٹھا کر وہ کام نہیں کرتے جو آئندہ اُن کے کام آئیں اور جن کی بدولت آخرت میں انہیں جنت نصیب ہو۔ انہیں چاہیئے تھا کہ آخرت کو پہچانتے۔ زبان سے اُس کی حمد و ثناء کرتے۔ ہاتھ پاؤں سے اُس کے احکام کی بجا آوری میں دوڑ دھوپ کرتے کیا انہیں خبر نہیں کہ اگر ہم چاہیں تو ان سے ان کی بینائی چھین لیں۔ اور یہ لاکھ چاہیں مگر کہیں کا راستہ نہ ملے۔ اسی طرح ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ان کو اپاہج کر کے اور صورت بگاڑ کے ایک جگہ ڈال دیں جہاں سے یہ ہل جل نہ سکیں۔ ان کو

چاہیئے کہ ہم نے جو انہیں صحت اور طاقت بخش رکھی ہے۔ اس کی قدر کریں اور اس سے وہی کام لیں۔ جن کا ہم نے حکم دیا ہے کیا یہ غور نہیں کرتے کہ انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو پھر نئے سرے سے بچوں کی طرح کمزور اور ناتوان ہونے لگتا ہے۔ طاقتیں جواب دینے لگتی ہیں صورت مرجھا جاتی ہے۔ بینائی جواب دے دیتی ہے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ کیا یہ عقل سے کام نہیں لیتے جو سمجھ جائیں کہ جب تک بدن میں سکت اور ہاتھ پاؤں میں دم باقی ہے ایسے کام جلدی جلدی کر لینے چاہئیں جن سے اللہ راضی ہو) **(سورۃ یٰسین۔ آیت ۶۷۔ ۶۸)**

انعاماتِ الٰہیہ : اور کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے ان کے واسطے اپنے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں سے چوپائے بنادیئے پھر وہ اُن کے مالک ہیں اور انہیں عاجز کر دیا ان کے آگے پھر ان میں کوئی ان کی سوری ہے اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان جانوروں میں سے فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں پھر کیوں شکر نہیں کرتے اور اللہ کے سوا اور معبود بناتے ہیں کہ شاید وہ اُن کی مدد کریں (انسان اگر غور کرے تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ کا اقرار نہ کرے۔ دنیا میں بہت سی چیزیں ہیں جن سے وہ فائدہ اُٹھاتا ہے لیکن وہ اس نے خود نہیں بنائیں اور نہ اُس کے کسی ہم جنس نے انہیں تیار کیا آخر سوچنے کی بات ہے ان کا بنانے والا سوا اللہ کے اور کون ہوسکتا ہے ان میں سے بعض کی طرف ان آیتوں میں توجہ دلائی جا رہی ہے۔ ارشاد ہے کہ کیا انہیں نظر نہیں آتا کہ ہم نے اپنی بنائی ہوئی مخلوقات میں سے چوپائے اور مویشی انسان کی خدمت کے لئے پیدا کر دیئے ہیں۔ اب وہ ان کے مالک بن بیٹھے ہیں اور ان سے اپنی مرضی کے مطابق بہت سے کام لیتے ہیں کسی پر سوار ہو کر جگہ جگہ پھرتے ہیں۔ سامان لاد کر اِدھر سے اُدھر لے جاتے ہیں اور کسی کو کاٹ کر کھاتے ہیں۔ کبھی یہ بھی سوچا کہ انہیں کس نے پیدا کیا اور پیدا کر کے انسان کا خدمت گزار کس نے بنایا۔ اگر سوچتے تو اللہ کا اقرار کیے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ لیکن افسوس کے یہ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے کہ اپنے رب اور اصلی نعمتیں دینے والے کو اُس کی نشانیاں دیکھ کر پہچانیں اور اُس کے رسولؐ کی باتیں سنیں جو وہ کہیں کریں۔ اس غفلت کا ٹھکانا ہے کہ دنیا کی چیزوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ان کا بنانے والا کون ہے اور کس نے انہیں ہمارے حکم کے تابع کر دیا۔ آگے ارشاد ہے کہ انہیں خیال تو کرنا چاہیئے کہ جانوروں سے انہیں فائدے پہنچتے ہیں۔ سوار ہونا اور بوجھ لادنا تو الگ رہا ذبح کر کے کھاؤ جب بھی کچھ نہیں کہتے۔ گھوڑے، بیل اور بھینسا نہ ہوتا تو انسان کے بس کا نہ تھا کہ زمین جوتے اور اس میں بیج ڈالے۔ اگر ان کی اون اور کھال سے بدن ڈھانپنے کا سامان نہ بناتا تو سردی کے مارے مرجاتا۔ اس کے علاوہ یہ اس کی غذا کا کام بھی دیتے ہیں کبھی ان کا گوشت کھاتا ہے کبھی ان کی اون اور کھال سے بدن ڈھانپنے کا سامان نہ بناتا تو سردی کے مارے مرجاتا اس کے علاوہ یہ اس کی غذا کا کام دیتے ہیں۔ کبھی ان کا گوشت کھاتا ہے ان کا دودھ نکال کر پینے بیٹھ جاتا ہے تعجب ہے کہ اگر اسے یہ خیال نہ آئے کہ یہ جس نے پیدا کر کے اس کی خدمت بجالانے کے لیے اس کے حوالے کر دیئے ضرور وہ اس کا رب ہے جسے اس کی پرورش کا اتنا خیال ہے آدمی اتنا نادان تو نہیں کہ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اپنے رب اور پروردگار بنا بیٹھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ خیالی خدا اسے پال رہے ہیں اور یہی مشکل کے وقت اس کی مدد کریں گے۔ ارے نادان نگاہ اونچی کر۔ تیرا پروردگار دنیا کی ہر چیز سے بلند ہے۔ اور یہ خیالی معبود تیرے کچھ کام نہ آئیں گے)

(سورۃ یٰسین۔ آیت ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴)

انسان کی پیدائش اور پرورش : بنایا تمھیں ایک جی سے پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اتارے تمہارے واسطے چوپایوں میں سے آٹھ

نر مادہ بنتا ہے تمھیں ماں کے پیٹ میں ایک طرح دوسری طرح کے بعد تین اندھیروں کے بیچ (پہلے ارشاد ہوا کہ آسمان ، زمین سورج اور چاند اللہ ہی نے بنائے۔ دن رات کا آنا جانا اِن ہی کی گردش کا نتیجہ ہے۔ انتظام کا دیکھنے والا اور اس پر غور کرنے والا اور اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ واقعی بڑا زبردست اور قوت والا ہے اور جو اس کی طرف سے غافل ہیں وہ اپنی جان کا نقصان کر رہے ہیں پھر بھی اگر وہ اس بے پروائی سے باز آئیں تو اللہ ان کے پچھلے گناہ معاف کرنے والا ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہے کہ خود تمہیں بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔ پہلے آدم کو بنایا پھر اس کا جوڑا حوّا انہی میں سے نکالا۔ پھر اس جوڑے سے انسان کی نسل دنیا میں پھیلی، پھر اس کے لئے چار قسم کے چوپائے۔ اونٹ، گائے ، بھیڑ، بکری، اپنی حکمت سے بنائے اور ہر قسم میں نر اور مادہ کا جوڑا برقرار رکھا تا کہ تمہارے فائدے کے لئے ان کی نسل پھیلے ان کی پیدائش اور رکھ رکھاؤ۔ چونکہ آسمان کے مالک کی طرف سے ہوتا ہے اس لیے گویا یہ وہیں سے نازل ہوئے آگے ان کی اور تمہاری پیدائش کا یہ طریقہ مقرر کیا کہ پہلے نر کی پیٹھ کے اندر نطفہ بنے۔ پھر وہ مادہ کے پیٹ میں ٹھیرے پھر ایک جھلی کے اندر پلتا رہے بچہ ان ہی تین اندھیرے کی جگہوں میں مختلف طریقوں سے بنتا ہے پہلے گوشت کا لوتھڑا پھر ہڈیوں کا ڈھانچہ اور پھر ہڈیوں کے اوپر گوشت لپٹا ہوا یہ پیدائش کی تین منزلیں ہیں جو ماں کے بدن کے اندر چھپی ہوئی اندھیری جگہوں میں پوری ہوتی ہیں) **(سورۃ الزمر آیت ٦)**

اللہ تمہارا رب ہے : وہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کا راج ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو اگر منکر ہو گے تو اللہ تمہاری پروا نہیں رکھتا اور اپنے بندوں کا منکر ہونا وہ پسند نہیں کرتا اور اس کا حق مانو گے تو تمھارے لئے پسند کرے گا اور کوئی اٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا پھر تم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے تو وہ جتلا دے گا جو تم کرتے تھے یقیناً اسے خبر ہے دلوں کی بات کی (جب تم نے آسمان، زمین، چاند، دن رات کو دیکھ لیا وران کو جس انتظام اور قانون کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ ان کا بھی مطالعہ کر لیا۔ انسان کی پیدائش اور حیوانات کا اس کے فائدے کے لئے بنائے جانے پر بھی غور کر لیا تو اب اس نتیجہ پر پہنچنے میں کیا دیر ہے کہ یہ سب کچھ اللہ کی قدرت کے کارنامے ہیں اسی نے ان سب چیزوں کو بنایا اور پھر انسان کو بنا کر ان سب کو اس کے لئے کام پر لگا دیا اور ساتھ ہی مویشیوں کی بھی چار قسمیں بنا دیں اور انسان کی طرح ان میں نر مادہ کے جوڑے بنا دیئے تا کہ انسان کے ساتھ ساتھ ہی ان کی نسل قائم رہے اور یہ انسان کی ضروریات میں کام آتے رہیں۔

اب کان کھول کر سنو ! کہ یہی اللہ ہے جس نے یہ سب کچھ پیدا کیا اور جو سب کی دیکھ بھال اور پرورش کرتا ہے اور۔ اے انسانوں یہی تمہارا پروردگار اور پالنے والا ہے۔ حکومت اسی کے ہاتھ میں ہے اس کے آگے دم کوئی نہیں مار سکتا ہر چیز اس کی فرمانبردار ہے اور اس نے جو راستہ جس کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ وہ اسی پر قائم ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ انسان کی انتہائی نادانی ہے کہ اسے چھوڑ کر کسی اور کی طرف جھکے۔ تم کہاں بھکے پھرتے ہو۔ دیکھو! اگر اللہ کو نہ مانو گے تو اسے تمہاری پرواہ نہیں۔ لیکن وہ اسے بھی پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے اُسے چھوڑ کر دوسروں کی طرف جھکیں۔ تمھارا بھلا اسی میں ہے کہ تم اسے ناراض نہ کرو (ارشاد ہے کہ اللہ کو اس کی پرواہ نہیں کہ اسے کوئی مانے یا نہ مانے لیکن انسان کا بھلا اسی میں ہے کہ اللہ کو اپنا رب اور معبود مانے اس کی نعمتوں اور رحمت کا تقاضا ہے کہ اپنے فرمانبردار بندوں کو جو اس کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں جھکتے اس کے احکام بجالاتے ہیں اور اُس کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔ اپنی عنایت

سے سرفراز فرمائے اور اس کے اس کام کو پسندگی کی نظر سے دیکھے۔ کیونکہ ان کا بھلا اسی میں ہے ؛ آگے ارشاد ہے کہ جو ناشکری کرے گا اس کی سزا خود اسے ملے گی۔ یہ نہ ہوگا کہ اس کا بوجھ کوئی اور اُٹھا لے ہر شخص اپنے اپنے کام کا ذمہ دار ہے۔ اور قیامت کے دن اللہ عزوجل کے روبرو پیش کیا جائے گا اور وہ اُس دن صاف صاف بتادے گا کہ کونسا شخص کیا کام کرتا رہا ہے۔ کیونکہ وہ ہر ایک کے کاموں سے خوب واقف ہے۔ بلکہ وہ سب کے دلوں تک کے بھید اچھی طرح جانتا ہے) **(سورۃ الزُّمر۔ آیت ۷)**

اللہ کو ٹھیک نہیں پہچانا : اور اللہ کو سمجھے نہیں جتنا کچھ وہ ہے اور ساری زمین اس کی ایک مٹھی میں ہے قیامت کے دن اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہیں پاک ہے وہ اور بہت اوپر ہے اس سے جسے وہ شریک بتاتے ہیں اور صور میں پھونکا جائے گا پھر بے ہوش ہو جائے گا جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں مگر جس کو اللہ چاہے (ارشاد ہے کہ ان جاہلوں نے اللہ کی قدر جیسی چاہیے نہیں کی اس کی قدرت اور نعمتوں کا اندازہ کرو کہ قیامت کے دن ساری زمین اُس کی مٹھی میں اور سارے آسمان لپٹے ہوئے اُس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ بھلا اس سے مشرکوں کے ان گھڑے ہوئے معبودوں کو کیا نسبت وہ ان سے پاک اور بلند و برتر ہے۔ انسان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ایک دن صور پھونک ماری جائے گی۔ اور اس کی ہیبت ناک آواز سے زمین اور آسمان میں جتنے جاندار ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے اور اس کے اثر سے کوئی نہ بچے گا۔ مگر وہی جسے اللہ اپنی رحمت سے بچائے) **(سورۃ الزُّمر۔ آیت ٦٧)**

سمجھنا ہے تو اب بھی سمجھ لو : وہی ہے جو تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمھارے واسطے آسمان سے روزی اُتارتا ہے اور نصیحت وہی سنتا ہے جو اللہ کو پکار و اس کے واسطے بندگی کو خالص کر کے اگرچہ منکر پڑے بُرا مانیں (ارشاد ہے کہ دنیا میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔ اگر سمجھ بوجھ سے کام لو تو اللہ کا پہچان لینا کچھ مشکل نہیں وہ ہر گھڑی اور ہر پل تمہیں اپنی نشانیاں دیکھا تا رہتا ہے۔ ایک کھلی نشانی یہ ہے کہ وہ تمہاری روزی کا سامان کرتا ہے آسمان سے پانی برساتا ہے۔ جس کی بدولت زمین سے قسم قسم کے غلّے، ترکاریاں میوے، پھل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور گھاس، پھوس اُگتے ہیں۔ جن سے تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے لئے غذا میسّر ہوتی ہے ؛ آخر یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ سب کچھ کون کرتا ہے۔ ذرا سی فکر سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ یہ اللہ عزوجل کی رحمت اور نعمتوں کا ظہور ہے۔ لیکن یہ بات تو وہی معلوم کرسکتا ہے جو ادھر توجہ کرے۔ غافلوں کو سوا محرومی کے اور کیا نصیب ہوسکتا ہے وہ تو دنیا کے دھندوں میں اس قدر پھنسے رہتے ہیں کہ سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا وہ اسی پر جم جاتے ہیں کہ سب کچھ آپ ہی آپ چلا جارہا ہے۔ آدمی کو اپنی کوشش سے ہر چیز مل جاتی ہے۔ بس اس سے زیادہ انہیں سوچنے کی فرصت ہی نہیں۔ لیکن اے عقل سے کام لینے والے انسانو ! تمہیں تو لازم ہے کہ فقط اللہ کو ہی کو پکارو خالص اس کا کہنا مانو۔ فقط اس کی اطاعت کرو اسی کی رضامندی کی تلاش میں رہو۔ اگرچہ وہ لوگ جو اللہ کو نہیں مانتے۔ تمہاری اس بات کو پسند نہ کریں۔ بلکہ حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھیں۔ تم اس کی پرواہ نہ کرنا) **(سورۃ المومن ۔ آیت ۱۳۔۱۴)**

اللہ کو پہچانو : یہ اللہ ہے تمہارا رب ہر چیز بنانے والا اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں پھر کہاں پھرے جاتے ہو اس طرح پھرے جاتے ہیں جو لوگ اللہ کی باتوں سے منکر ہوتے رہتے ہیں اللہ وہ ہے جو تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو عمارت اور تمہاری صورت بنائی تو اچھی صورتیں بنائیں اور تم کو روزی دی ستھری چیزوں سے (ارشاد ہے کہ جس نے رات تمہارے آرام کے

لئے بنائی اور دن کو کام کے لئے روشن کیا اور پھر دن رات تم پر اپنی نعمتوں کا مینہ برسایا۔ یہی تو اللہ ہے۔ اس کے پہچاننے میں حیلہ بہانہ کیسا ہے۔ یہی اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے برابر کا کوئی نہیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہ چاہیئے۔ کیونکہ کوئی اور اس جیسا ہے ہی نہیں پھر تم سیدھی راہ سے پھر کر اُلٹے کہاں جا رہے ہو۔ کیا تمہاری عقل ٹھکانے نہیں تم یہ تو سوچو کہ اللہ سے بچ کر جاؤ گے کہاں ؟ تمہاری جیسی بے وقوفی تم سے پہلے لوگ بھی کرتے رہے ہیں۔ ان کی عقل نے انہیں بتایا کہ سب کا مالک اللہ ہے کیونکہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہر طرف پھیلی پڑی ہیں۔ لیکن وہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی نادان بن گئے۔ دنیا میں پھنس کر اللہ کی نشانیوں کی طرف سے منہ پھیر لیا آخر تباہ ہوئے۔ تم ان جیسے بیوقوف مت بنو پھر سن لو کہ اللہ وہی ہے۔ جس نے زمین کو تمہارے رہنے سہنے کی جگہ بنایا اور اوپر آسمان کی بلند عمارت بنا کر کھڑی کر دی۔ پھر تمہیں شکلیں عطا کیں اور وہ شکلیں ان سب شکلوں سے بہتر تھیں جو اور جانوروں کو عطا ہوئیں پھر تمہیں صاف ستھری چیزیں برتنے کو دیں) **(سورۃ المومن۔ آیت ۶۲۔۶۳)**

آسمانوں کی بناوٹ : پھر توجہ کی آسمان کی طرف اور دھواں ہو رہا تھا پھر اس سے اور زمین سے کہا آؤ خوشی سے یا زور سے وہ دونوں بولے ہم آئے خوشی سے پس کر دیا انھیں سات آسمان پر اس کا حکم اُتارا اور سب سے قریب والے آسمان کو چراغوں سے رونق دی اور اسے محفوظ کر دیا یہ ہے جانچ زبردست علم والے کی (ارشاد ہے کہ جب زمین کا خاکہ تیار ہو گیا تو اللہ عزوجل نے آسمان کی طرف توجہ کی اُس وقت اُس کی حالت صرف دھوئیں کی سی تھی جو ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ اللہ عزوجل نے اسے اور زمین دونوں کو فرمایا کہ تم دونوں ہمارا حکم ماننے کے لئے تیار ہو جاؤ خوشی خوشی یا پھر زبردستی سے۔ دونوں نے عرض کیا کہ ہم بڑی خوشی سے حکم ماننے کے لئے تیار ہیں ؛ پھر اللہ عزوجل نے اس پھیلے ہوئے دھوئیں کی طرح کے مادّے سات آسمان دو دن میں بنا دیے اور ہر ایک آسمان کا انتظام جو اُس کے مناسب تھا مقرر کر دیا اور زمین سے قریب کے آسمان کو چمکدار روشن ستاروں کے چراغوں سے چمکا دیا اور اس میں حفاظت کے سامان بھی عطا فرمائے پھر آسمانوں کے اثر اور زمین کی قابلیت دونوں سے مل کر زمین میں مخلوق کے کام آنے والی چیزیں پیدا ہوئیں۔ یہ وہ تدبیر ہے جو قوت والے اور ہر چیز کا حال جاننے والے اللہ نے تیار کی ہے ؛ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ آسمان اور زمین کا سارا بندوبست رفتہ رفتہ ایک مدّت میں جا کر پورا ہوا جن کو چھ دن میں بنایا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ دن وہ نہیں جو زمین میں ہر روز سورج کے چڑھنے سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ سورج اور زمین تو خود ہی اسی سلسلہ میں بنائے گئے) **(سورۃ حٰم السجدہ۔ آیت ۱۱۔۱۲)**

انسان کے لئے دین : کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی اسی کے پاس ہیں جس کے واسطے چاہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور ماپ کر دیتا ہے وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے تمہارے لئے دین میں وہی راہ ڈال دی جس کا حکم نوح کو دیا تھا اور جس کا حکم ہم نے تیری طرف بھیجا ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ (کہہ کر) کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو (پہلے اللہ عزوجل کی صفتیں بیان ہوئیں وہ سب سے اعلیٰ اور اوپر ہے نہ اس کی ذات میں کوئی اس کا شریک ہے نہ اُس کی صفتوں میں کوئی اُس جیسا ہے اس آیت میں ارشاد ہے کہ آسمانوں اور زمین کے سارے خزانوں کی کنجیاں اس کے پاس ہیں اور وہ ہر ایک کا حال جانتا ہے۔ بہت سی روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اندازے سے ناپ کر دیتا ہے۔ جب ایسا ہے تو وہی انسان کے لئے دنیا میں زندگی بسر کرنے کا طریقہ مقرر کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے

وہ طریقہ مقرر کر کے اپنے رسولوں کے ذریعے دنیا میں بھیجا۔ ان رسولوں میں نوحؑ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ بڑے پیغمبروں میں سے ہیں اور آخری رسول محمد ﷺ ہیں آپؐ نے انسان کو اچھی طرح سمجھا دیا کہ اللہ نے جو طریقہ مقرر کیا ہے اس کے مطابق چلے۔ ان کو یہ حکم تھا کہ دین میں اختلاف مت کرو اور تفرقہ مت ڈالو) **(سورۃ الشوریٰ۔ آیت ۔۱۲۔۱۳)**

اللہ کی رحمت اور نعمتیں : اور وہی ہے جو مینہ اُتارتا ہے بعد اس کے کہ آس توڑ چکے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی ہے کام بنانے والا سب تعریفوں کے لائق اور اس کی ایک نشانی آسمانوں کا اور زمین کا بنانا ہے اور جس قدر اس میں جانور بکھیرے ہیں اور وہ جب چاہے انھیں اکھٹا کر سکتا ہے (ارشاد ہے کہ اللہ کا انکار کب تک کیئے جاؤ گے کب تک اُس کے رسول کو نہ مانو گے اور کب تک قرآنِ مجید کی طرف سے منہ موڑے رہو گے۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ جن چیزوں پر تمہاری دنیاوی زندگی کا دارومدار ہے وہ تم میں سے کسی کے بس کی بات نہیں نہ مالدار کرنا اور مفلس کرنا تمہارے اختیار میں ہے۔ نہ زندہ کرنے کا نہ مارنے کا دعویٰ کر سکتے ہو۔ ظاہری اسباب پر تمہارا بھروسہ ہے لیکن وہ بھی کبھی کبھی کام نہیں دیتے تمہاری کھیتی باڑی کا کام پانی کے اوپر موقوف ہے۔ اور اس کا ذریعہ بارش ہے کیا بارش تمہارے اختیار میں ہے آسمان کی طرف منہ اُٹھائے انتظار کرتے رہتے ہو اگر نہیں ہوتی تو ذرا سا منہ نکل آتا ہے۔ اور چہرے پر مایوسی چھا جاتی ہے اور ارشاد ہے کہ اللہ ہی مینہ برساتا ہے تو جان میں جان آتی ہے۔ مایوسی کے بعد اس کی رحمت اپنا جلوہ دیکھاتی ہے یقین کرو کہ تمہارے کام بنانے والا اللہ ہی ہے۔ وہی ساری خوبیوں کا مالک ہے پھر آسمانوں کی طرف دیکھو یا زمین پر نظر ڈالو اور معلوم کرو کہ ان میں سے کس قدر جاندار مختلف قسموں اور شکلوں کے ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ جب وہ چاہے گا۔ ان سب کو سمیٹ کر ایک جگہ جمع کر دے گا اور انسان سے سب کے سامنے پوچھے گا کہ آج ہمیں بتاؤ تم نے دنیا میں کیا کیا کام کئے۔ ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی کثرت آدمی کو فساد پر اُبھارتی ہے۔ چنانچہ آج جن کے پاس دولت ہے وہ ایک دوسرے کے دبانے میں صرف کر رہے ہیں یہ نہیں سمجھتے ایک دن اس کا حساب دینا پڑے گا۔ کتنی بڑی غفلت ہے) **(سورۃ الشوریٰ۔ آیت ۲۸۔۲۹)**

اللہ کی مہربانیاں : اور جس نے سب چیز کے جوڑے اور تمہاے واسطے کشتیوں اور چوپایوں کو بنا دیا جن پر تم سوار ہوتے ہو تا کہ چڑھ بیٹھو اس کے پیٹ پر پھر اپنے رب کا احسان یاد کرو جب بیٹھ چکو اور کہو ذات پاک ہے وہ جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا اور ہم اس کو قابو میں لا سکتے ہیں اور ہمیں اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے (پھر یہ بھی سمجھو کہ اُسی نے طرح طرح کی ساری چیزیں دنیا میں بنائیں جو ایک دوسرے سے کسی نہ کسی طرح کا تعلق رکھتی ہیں پھر تمہیں امتیاز ورا ور سمجھ عطا کی کہ تم نے جانور اور کشتیوں کو اپنے قابو میں کر لیا اور ان پر سوار ہو کر جہاں جی چاہا گئے۔ یہ اللہ کی عنایت ہے تمہیں چاہیئے جب ان پر سوار ہو تو دل میں اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے ہم پر بڑا احسان کیا جو ان چیزوں کو ہمارے اختیار میں دے دیا اور زبان سے یوں شکر کرو کہ ہر بُرائی اور عیب سے پاک ہے وہ ذات جو ان چیزوں کو ہمارے بس میں دے دیا۔ ورنہ ہم میں کیا طاقت تھی جو ہم انھیں قابو میں لاتے اور دنیا میں ان چیزوں پر سوار ہو کر سفر کرتے وقت آخرت کا سفر یاد کرو اور کہو ایک دن ہم دنیا سے کوچ کر کے اسی طرح اپنے رب کی طرف واپس جائیں گے۔ اور یقیناً ہم اُس کی طرف ایک نہ ایک دن جانے والے ہیں ۔) **(سورۃ الزُخرف۔ آیت ۱۲۔۱۳)**

دنیا کی بڑائی کوئی چیز نہیں : کیاوہ بانٹتے ہیں تیرے رب کی رحمت کو ہم نے ان میں ان کی روزی دنیا کی زندگانی میں بانٹ دی ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کردیے کہ ایک دوسرے کوخدمتگار ٹھہراتا ہے اور تیرے رب کی رحمت بہتر ہے ان چیزوں سے جووہ سمیٹتے ہیں (ارشاد ہے کہ اللہ کی رحمت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں نہیں کہ جسے چاہیں دیں۔ جسے چاہیں نہ دیں۔خود دنیا کی چیزوں ہی میں دیکھ لو پیغمبری تو بڑی چیز ہے۔ دنیا کا مال ودولت ہی ان کی مرضی کے مطابق نہیں بانٹا گیا۔کوئی مالدار ہے کوئی غریب ہر ایک کا مرتبہ الگ الگ ہے بڑے مرتبہ والا چھوٹے مرتبے والے کو اپنا خدمت گار بنا کر رکھتا ہے جب مال ودولت تک کا بھی دینا ہمارے اختیار میں نہیں ہے تو نبوت تو ہماری ایسی رحمت ہے۔جس کے سامنے مال ودولت کی کوئی حقیقت نہیں اس میں ان کے اختیار کو کیسے دخل ہوسکتا ہے۔جب مال ودولت ہی میں ان کو اختیار نہیں دیا گیا تو نبوت میں ان کی خواہش کیسے چلے گی۔ یہ سب کچھ ہمارے اختیار میں ہے۔ہم اپنی دانائی سے جس کو چاہیں دیں۔ یہ کیا جانیں کہ ان بستیوں میں کون ایسے مرتبے والا شخص ہے جسے رسالت کا عہدہ دیا جاسکے۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ رسالت عہدہ دیا جاسکے۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ رسالت کے لائق کون ہے کون نہیں ؟) **(سورۃ الزُخرف۔آیت ۳۲)**

جہان کی پیدائش : اور اللہ نے آسمان اور زمین بنائے جیسے چاہیں اور تاکہ ہر کوئی اپنی کمائی کا بدلہ پائے اور ان پر ظلم نہ ہوگا بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا حاکم ٹھہرالیا اور اللہ نے اسے راہ سے بچادیا باوجود یہ کہ تھا جانتا بوجھتا اور اس کے دل پر اور کان پر مہر لگادی اور اس کی آنکھ پر اندھیری ڈال دی (اس آیت میں ارشاد ہے کہ اتنی بڑی دنیا صرف دیکھنے کے لئے ہی نہیں ہے۔ یہ اتنا دور دور تک پھیلا ہوا آسمان اور یہ زمین کا دور تک پھیلا ہوا فرش بے کار نہیں بنایا گیا ہے یہ رات کی اندھیری میں چمکتے ہوئے تارے یہ ٹھنڈی روشنی والا دلکش چاند یہ روشن اور گرم سورج اس لئے نہیں کہ اس سے دل بہلایا جائے یا اپنے جذبات کو بُری طرح ظاہر کیا جائے۔اس دنیا کو بڑی حکمت سے سوچ سمجھ کر اللہ عزوجل نے ایک خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ اُس کی بناوٹ اور اس کے عجیب انتظام کو دیکھ کر انسان اپنے اور ان سب کے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور اس کی بندگی میں لگ جائے اور وہ کام کرے جو اللہ کے رسولؐ نے انہیں بتائے یہ کارخانہ انسان کے امتحان کے لئے بنایا گیا ہے۔آخر میں ایک دن اس امتحان کا نتیجہ سنایا جائے گا۔اور جو انسان نے اس کارخانے میں رہ کر کام کیا ہے۔اس کی مزدوری اس دن ملے گی اور جنہوں نے وہ کام نہیں کئے جو اُنہیں کرنے چاہیں تھے۔انہیں صاف جواب دے دیا جائے گا کہ تمہارے لئے آج سوا حسرت اور افسوس کے کچھ نہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے جو ساری کائنات کے اندر چھپی ہوئی ہے۔آدمی اسے خود پورے طور پر نہیں سمجھ سکتا۔اس لئے اللہ نے اپنے رسول بھیج کر اسے بالکل ظاہر کردیا) **(سورۃ الجاثیہ۔آیت ۲۲)**

خوبی اللہ کے لئے ہے : سوسب خوبی اللہ ہی کے واسطے ہے جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کا رب ہے سارے جہان کا رب ہے اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا (ارشاد ہے کہ تم مانو یا نہ مانو واقعہ یہ ہے کہ ساری خوبیاں اللہ ہی کی ہیں۔تمہیں جو کچھ بھی ملا ہے اسی کے فضل وکرم سے ہے۔آسمان، زمین، سارا جہان اسی کی رحمت اور عنایت سے قائم ہے وہی سب سے بڑا ہے آسمان اور زمین میں کوئی اُس کی برابری نہیں کرسکتا اور اُس کی قوت کے آگے کسی کی قوت نہیں چلتی۔پھر وہ ہر چیز کی تہ تک سے واقف ہے اس لئے دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی اس نے اپنی حکمت سے مقرر کی ہے اور جو اُس نے کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا)

ہوااور بارش : قسم ان ہواؤں کی جو بکھیرتی ہیں اڑا کر پھر اُٹھانے والی ہیں بوجھ کو پھر چلنے والی نرمی سے پھر بانٹنے والی حکم سے بیشک جو تم سے وعدہ کیا ہے سو سچ ہے اور بیشک انصاف ہونا ضروری ہے قسم ہے جالدار آسمان کی تم ایک جھگڑے کی بات میں پڑے ہو جس سے وہی باز آئے گا جو پھیرا گیا ہے (ارشاد ہے کہ ہواؤں کو دیکھتے ہو کہ تیزی کے ساتھ گرد وغبار اڑا کر ادھر سے اُدھر بکھیرتی ہوئی چلنے لگتی ہیں۔ پھر پانی سے بھرے ہوئے بوجھل بادل اُٹھاتی ہیں اور جگہ جگہ اللہ کے حکم کے مطابق مینہ برساتی ہیں، یہ سب کام وہ ایک معین نظام اور مقررہ قاعدے کے مطابق انجام دیتی ہیں اس پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ وہ سب باتیں جو دنیا کے شروع سے لے کر آخر تک کی بابت بتائی جاتی ہیں۔ سب سچی ہیں اور یہاں کی سب چہل پہل اور کاروائیوں کا ایک دن انجام ظاہر ہوگا۔ یعنی قیامت قائم ہوگی اور انسان کو اس کے اعمال کی جزا اور سزا دی جائے گی یہ آسمان جس پر ستاروں کا جال بچھا ہوا ہے اور آپس میں گتھ متھ روشن راستے بنے ہوئے نظر آتے ہیں ایک دن ان کا رنگ بدلے گا اور کچھ اور ہی سماں بندھے گا۔ تم لوگوں نے قیامت کی بابت خواہ مخواہ آپس میں اختلاف پیدا کر رکھے ہیں۔ یہ تو اسی سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر نظام کی ایک مقررہ قاعدے کی بناء پر ابتدا ہوتی ہے اور پھر وہ ایک بات پر جا کر ختم ہو جاتی ہے گویا اس کی غرض تھی، دنیا کا نظام بھی ایسا ہی ہے۔ یہ ایک دن ختم ہوگا اور اس کا نتیجہ ظاہر ہوگا۔ اس کا انکار وہی کرے گا جو قسمت کا پھٹا اور سچ مچ کا سر پھرا ہوگا۔) (سورۃ الذّٰریٰت۔ آیت ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹)

محمدؐ۔ سچے اور آخری رسول ہیں! : قسم ہے تارے کی جب گرے تمھارا رفیق بہکا نہیں اور نہ بے راہ چلا اور وہ اپنے نفس کی خواہش سے نہیں بولتا یہ تو بھیجا ہوا حکم ہے اس کو سکھلایا ہے سخت قوت والے زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر دو کمان کے برابر فرق رہ گیا یا اس سے بھی نزدیک پھر اللہ نے اپنے بندے پر حکم بھیجا جو بھیجا (ارشاد ہے کہ ستارے قاعدے کے مطابق نکلتے اور غائب ہوتے ہیں اور کبھی اپنی راہ سے بے قاعدہ نہیں ہٹتے، اسی طرح یہ تمہارے ساتھی یعنی حضرت محمد ﷺ نہ بے مقصد بھٹکتے پھرتے ہیں اور نہ مقصد کی طرف جانے والی سیدھی راہ سے الگ ہوتے ہیں۔ یہ اپنی خوشی سے کچھ نہیں کہتے، جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے آئی ہوئی وحی ہوتی ہے، اللہ نے وہ وحی اُن کے پاس ایک فرشتے یعنی جبریلؑ کی معرفت بھیجی جو بڑی قوت والے مظبوط اور توانا ہیں وہ ان کے سامنے اپنی اصل شکل میں آسمان کے اونچے کنارے پر ظاہر ہوئے، پھر قریب پہنچے، یہاں تک کہ درمیان میں دو کمان کا فاصلہ رہ گیا، پھر اللہ نے ان کے ذریعے اپنے بندے محمد ﷺ کی طرف جو وحی بھیجنی تھی بھیجی)

(سورۃ النجم آیت۔۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰)

پیدائیش : بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی لپیٹ سے پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں مالک دو مشرق اور مالک دو مغرب کا پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے چلائے دو دریا مل کر چلنے والے ان دونوں میں ہے ایک پردہ تا کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہ کریں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے (اللہ عزوجل نے انسان کو اور جن کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ اس کی عبادت کریں، عبادت کے معنی ہیں اللہ کو پہچان کر اس کے سامنے جھکیں، آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب اسی کے لیے ہے کہ انہیں دیکھ کر اللہ کو پہچانیں۔ کہ اس نے یہ سب چیزیں ہمارے فائدے کے لیے پیدا کیں اور جو کچھ ہو رہا

وہ سب اسی لئے ہو رہا ہے کہ انہیں دیکھ کر اللہ کو پہچانیں کہ اس نے یہ سب چیزیں ہمارے فائدے کے لئے پیدا کیں اور جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب اسی لئے ہو رہا ہے کہ اللہ کی قدرت دیکھ کر انسان اور جن اس کا اقرار کریں اور اس پر ایمان لا کر اُس کی مرضی کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کریں۔ انسان اور جن کو اسی لئے پیدا کیا، اور دونوں کی پیدائش الگ الگ چیزوں سے ہوئی۔ انسان کو مٹی سے اور جن کو آگ کے خالص شعلہ سے بنایا۔ پھر ہر موسم میں سورج کو الگ الگ جگہوں سے نکالا اور چھپایا۔ تاکہ موسم کی تبدیلیوں سے زمین میں مختلف چیزیں پیدا ہوں پانی کو میٹھا اور کھاری بنایا۔ تاکہ دونوں سے مختلف قسم کے فائدے ہوں۔ اور سمندر میں دونوں قسم کے پانی موجود ہیں۔ لیکن ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے۔ آیت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ سب اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ہمیں اللہ کا شکر گزار رہنا چاہیئے۔)

(سورۃ الرحمٰن۔ آیت۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱)

دریا کے فائدے : نکلتا ہے ان دونوں میں سے موتی اور مونگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اسی کے ہیں جہاز اونچے کھڑے دریا میں جیسے پہاڑ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی زمین پر ہے فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گی ذات تیرے رب کی بزرگی اور عظمت والی پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے (انسان دنیا کی ظاہری چیزوں میں پھنس کر رہ جاتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ میری ہیں اور میرے فائدے کے لئے ہیں، اس لئے ان کے لینے کی کوشش کروں گا اور کسی اور کو نہ لینے دوں گا مگر جب کہ وہ مجھ سے مانگے یہی وہ خیال ہے جو آخر کار انسان کی تباہی کا باعث ہوگا قرآن حکیم اس خیال سے انسان کو ہٹانا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں اے انسان انہیں دیکھ کر اللہ کی پہچان اور اس کی بندگی میں لگ جا۔ اس سورت میں خاص اسی بات پر زور دیا گیا ہے جو کچھ ہے، اللہ نے انسان کے فائدے کے لیے بنایا ہے، ان چیزوں سے فائدہ اٹھا کر اپنے رب کا احسان ماننا اور اس کا شکر ادا کرنے میں لگے رہنا چاہیئے ؛ ارشاد ہے کہ دریا اور سمندر سے موتی اور مونگا نکلتا ہے اور بڑے بڑے اونچے پہاڑ کی طرح کے جہاز ان پر کھڑے ہیں۔ یہ سب اے انسان تیرے فائدے کے لیے ہیں۔ لیکن ان میں دل نہ لگا اور اپنے رب کو یاد رکھ ایک دن یہ سارے جاندار فنا ہو جائیں گے اور فقط اللہ کی عظمت اور بڑائی باقی رہے گی)

(سورۃ الرحمٰن۔ آیت۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸)

مخلوق کی بے بسی : جو کوئی آسمانوں میں اور زمین میں ہیں اسی سے مانگتے ہیں اس کا ایک کام ہے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فارغ ہونے والے ہیں تمہارے لئے اے جن وانس پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنوں اور انسانوں کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل بھاگو تو نکل بھاگو نہیں نکل سکو گے بغیر سند کے (ارشاد ہے کہ زمین و آسمان میں جتنی زندہ مخلوق ہے سب اپنی اپنی ضرورتوں کے لئے اس کے آگے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہے اور وہ ہر وقت ان کی ضرورتیں پوری کرتا رہتا ہے اور ہر لمحہ اُس کا نیا کام ہے مارنا ، جلانا، بیمار کرنا، تندرست کرنا، بڑھانا گھٹانا، کسی سے لینا۔ کسی کو دینا یہ سب اللہ کی شانیں ہیں، اس کے بعد دنیا کے کام ایک دن ختم ہو جائیں گے اور اللہ عزوجل نئی شانوں سے جلوہ گر ہوگا، حساب و کتاب، جزا سزا کا دور شروع ہوگا اور وہاں اللہ کی اور ہی شان نظر آئے گی اس کے بعد سارے جنوں اور انسانوں کو ارشاد ہے کہ آسمان اور زمین پر ہر جگہ ہماری حکومت ہے تم میں سے کسی میں بھی یہ طاقت نہیں کہ ہماری حکومت کی سرحد سے باہر نکل سکتا ہے تو وہ کوشش کر کے دیکھ لے)

(سورۃ الرحمٰن ۔ آیت ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ ۔ ۳۱ ۔ ۳۲ ۔ ۳۳)

اچھوں کا انجام : اور جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت سی شاخیں ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے بہتے ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں ہر میوہ قسم قسم کا ہوگا پس کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے بچھونوں پر جن کے استر اطلس کے ہوں گے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا ہوگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے (ارشاد ہے کہ جو اللہ کے ڈر سے بُرے کاموں سے دنیا میں بچتے رہے ۔ ان کو دو باغ ملیں گے ۔ جن میں پھیلی ہوئی شاخوں والے گھنے درخت ہوں گے اور جن میں دو چشمے اور قسم قسم کے میوے ہوں گے جنت والے ان باغوں میں مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، ان مسندوں کے استر ریشمی موٹے کپڑے کے ہوں گے اور ظاہر ہے کہ استر اور بھی بڑھیا ہوگا ان دونوں باغوں کے پھل اتنے اونچے نہ ہوں گے کہ توڑنے میں دقّت ہو، یہ اللہ کی نعمتیں نیک لوگوں کو ملیں گیں لیکن شرط یہ کہ دنیا میں اللہ پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں)(سورۃ الرحمٰن آیت ۴۶ ۔ ۴۷ ۔ ۴۸ ۔ ۴۹ ۔ ۵۰ ۔ ۵۱ ۔ ۵۲ ۔ ۵۳)

دو اور باغ : اور ان دو کے سوا اور دو باغ ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے گہرے سبز جیسے سیاہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان دونوں میں دو چشمے ہیں اُبلتے ہوئے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان میں میوے ہیں اور کھجوریں اور انار پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ان سب باغوں میں اچھی خوبصورت عورتیں ہیں پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم (ارشاد ہے کہ جنتیوں کو دو مذکورہ بالا باغوں کے علاوہ دو اور باغ ملیں گے، جن میں گھنے سایہ دار درخت ہوں گے ۔ جن کی سبزی گہری ہوگی اور دو چشمے زور سے اچھل اچھل کر بہہ رہے ہوں گے ۔ ہر قسم کے میوے سے لدے پھندے درخت ہوں گے ۔ کھجور اور انار بکثرت ہوں گے ۔ اور ساری خوبیوں والی خوبصورت عورتیں ہوں گیں ۔ جن کے ہونے سے تنہائی کی وحشت دور ہوگی اور باغ بھیانک نہ رہیں گے ۔ سچ ہے تنہائی میں دل کا گھبرانا لازمی ہے اس لئے اس کا پہلے ہی بندوبست کر دیا گیا ہے ۔ اب بتلاؤ کہ کن کن نعمتوں کا انکار کرو گے ۔ اس نے تمہارے لئے ہر چیز مُہیا کر دی ہے ۔ پھر شکر گزار نہ ہونے کے کیا معنی --- !)

(سورۃ الرحمٰن ۔ آیت ۶۲ ۔ ۶۳ ۔ ۶۴ ۔ ۶۵ ۔ ۶۶ ۔ ۶۷ ۔ ۶۸ ۔ ۶۹ ۔ ۷۰ ۔ ۷۱)

خوبصورت خواتین : خوش چشم خیموں میں رکی رہنے والی پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نہیں ہاتھ لگایا کسی آدمی نے ان سے پہلے اور نہ کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تکیہ لگائے بیٹھے سبز مسند پر اور قیمتی نفیس بچھونوں پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے بڑی برکت ہے تیرے رب کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے (ارشاد ہے کہ جنت کوئی سنسان خالی جگہ نہ ہوگی بلکہ وہاں خوبصورت آنکھوں والی حوریں ہوں گی جو اپنے خیموں سے باہر نہ پھرتی ہوں گی ۔ بلکہ اپنے اپنے خیموں کے اندر رہنے والی ہوں گی، اور پاکیزہ اور صاف ستھری ایسی کہ جن کی طرف ان جنتیوں سے پہلے کسی آدمی یا جن نے آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھا ہوگا ۔ وہاں یہ جنت میں جانے والے لوگ قیمتی ریشمی گدوں پر اور بڑھیا بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ یہ سب کچھ اللہ عزوجل نے اپنی رحمت سے آرام کا سامان تیار کر رکھا ہے اور یہ سب اُسی کے نام کی برکت ہے ۔ دنیا اور آخرت کی ساری نعمتیں اُسی ایک اللہ کی شانِ رحمانی کا ظہور ہے ورنہ

اور جنوں ! اگر تم ایسا کرتے ہوتو بڑی ہٹ دھرمی ہے) (سورۃ الرحمٰن ۔ آیت ۷۲۔۷۳۔۷۴۔۷۵۔۷۶۔۷۷۔۷۸)

جنّت کی نعمتیں : اور میوہ جونسا میوہ پسند کرلیں اور اُڑتے جانوروں کا گوشت جس قسم کو جی چاہے اور گوری عورتیں بڑی آنکھوں والی جیسے موتی کے دانے اپنے غلاف کے اندر بدلہ اُن کاموں کا جو وہ کرتے تھے نہیں سنیں گے وہاں بکواس اور نہ گناہ کی بات مگر ایک بولنا سلام سلام اور داہنے والے کیا کہنے داہنے ہاتھ والوں کے رہتے ہیں بیری کے بے کانٹوں کے درختوں میں اور کیلے تہ بہ تہ (ارشاد ہے کہ ان مقرب او نچے درجے والے کو میوے بھی ملیں گے اور وہی میوے ہوں گے جنہیں وہ پسند کرتے ہوں گے یا پسند کریں گے۔ اور جس پرندے کا گوشت چاہیں گے انہیں ملے گا۔ ان کو خوبصورت بڑی بڑی آنکھوں والی بیویاں ملیں گیں اور وہ ایسی پاک وصاف اور براق ہوں گی، جیسے صدف کے اندر موتی ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ ان نیک کاموں کا بدلہ ہوگا۔ جو وہ دنیا میں کرتے رہے تھے۔ جنت کے اندر فضول باتیں ان کے کانوں میں نہ پڑیں گی۔ نہ وہ ایسی باتیں کہیں گے یا سنیں گے جن کو سن کر گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو۔ بے حیائی کا ذکر اور فحش باتیں کہنے سننے میں نہ آئیں گی ہر طرف مبارک سلامت کا شور ہوگا۔ آگے داہنے والوں کا ذکر ہے یہ لوگ بڑے خوش قسمت ہوں گے، ان کے گرد بے کانٹوں کی بیریاں اور کیلے کے گچھے دار درخت پھیلے ہوں گے)

(سورۃ الواقعہ ۔ آیت ۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸)

ایک اور نشانی : اگر ہم چاہیں ہم اس کو کھارا کر دیں پھر کیوں نہیں احسان مانتے بھلا دیکھو تو آگ کو جسے تم سلگاتے ہو کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم ہیں پیدا کرنے والے ہم ہی نے تو وہ درخت بنایا یاد دلانے کو اور برتنے کو جنگل والوں کے لئے سو بول پاکی اپنے رب کی جو سب سے بڑا ہے سو میں تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھاتا ہوں اگر سمجھ لو تو یہ قسم بڑی قسم ہے (ارشاد ہے کہ ہم سارے پانی کو کھاری بنا دیتے تو کیا ہوتا۔ تمہیں شکر گزار ہونا چاہیئے کہ پانی میٹھا بنایا۔ آگے ارشاد ہے کہ تم نے آگ کو بھی دیکھا جسے تم لکڑیوں کو گھس کر نکالتے ہو عرب میں چقماق خاص درخت کا بنتا تھا۔ کیا اس کا درخت تم نے پیدا کیا یا ہم نے ظاہر ہے کہ ہم نے پیدا کیا اور جنگل بیابان میں رہنے یا جانے والوں کے لیے آگ بنانے کی سہولت کر دی۔ اب تم اللہ کی تسبیح کرو جو بزرگ اور برتر ہے۔ آگے ایک اور بڑی نعمت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور وہ قرآنِ مجید ہے، جو ستاروں کی طرح اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے۔ جس کی آیتیں وقتاً فوقتاً حسبِ موقع ومحل نازل ہوتی رہتی ہیں) (سورۃ الواقعہ ۔ آیت ۷۰۔۷۱۔۷۲۔۷۳۔۷۴۔۷۵۔۷۶)

اللہ کے سوا کون دے : بھلا وہ کون ہے جو تمھیں روزی دے اگر اپنی روزی روک دے کوئی نہیں بلکہ اڑ رہے ہیں وہ شرارت اور بدکنے پر بھلا ایک جو اوندھا اپنے منہ کے بل چلے وہ سیدھی راہ پائے گا یا وہ شخص جو سیدھا ایک سیدھی راہ پر ہے تو کہہ وہی ہے جس نے تمھیں بنا کھڑا کیا اور بنا دیئے تمھارے واسطے کان اور آنکھیں اور دل تم بہت تھوڑا حق مانتے ہو (ارشاد ہو رہا ہے کہ تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ تمہیں تمہاری ضرورت کی چیزوں کا دینا دلانا بند کر دے تو اور کون ہے جو تمہیں کچھ دے گا کیا۔ یہ تمہارے اہالی وموالی یہ تمہارے جھوٹے معبود، یہ تمہارے دوست اور مددگار تمہیں کچھ دے سکتے ہیں۔ یہ تمہاری دھاندلی یعنی اپنے آپ کو بڑا سمجھنا اور ٹھیک باتوں سے دور بھاگنا ہی ہے جو تمہیں اپنی ہی بات پر اڑنا سکھاتا ہے۔ ورنہ تمہارا دل گواہی دے رہا ہے کہ کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ آگے ارشاد ہے کہ منزل

بھاگنا ہی ہے جو تمہیں اپنی ہی بات پر اڑنا سکھاتا ہے۔ ورنہ تمہارا دل گواہی دے رہا ہے کہ کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ آگے ارشاد ہے کہ منزل مقصود تک وہی پہنچ سکتا ہے جو سیدھا منہ اُٹھائے سیدھے راستہ پر اپنے مقصد کی طرف بڑھ رہا ہو۔ جو اوندھا منہ کے بل گرتا پڑتا ٹیڑھے راستہ پر چلے وہ کیسے کامیابی کا منہ دیکھے گا۔ اے رسول تم انہیں بتادو کہ تمہیں اللہ نے پیدا کیا۔ اسی نے تمہیں کان، آنکھیں اور دل دیئے۔ یہی تین قوتیں ہیں جن کے بل پر دنیا میں تمہارے کام چلتے ہیں۔ مگر تم ان سے وہ کام نہیں لیتے جو لینا چاہیئے تم میں بہت تھوڑے ہیں جو ان سے اللہ کو پہچان کر اس کا حق ادا کرتے ہیں) **(سورۃ الملک۔ آیت ۔۲۱۔۲۲۔۲۳)**

قدرت کے کرشمے : اور پانی بھرے بادلوں سے پانی کا ریلا اُتارا تاکہ اس سے ہم اناج اور سبزہ نکالیں اور باغ پتوں میں لپٹے ہوئے بے شک یہ فیصلے کے دن کا ایک وقت ٹھیرا ہوا ہے جس دن صور پھونکا جائے گا پھر تم چلے آؤ گے گروہ گروہ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ چلا دیے جائیں گے تو ہو جائیں گے چمکتا ریتا (ارشاد ہے کہ پانی سے بھرے ہوئے بادلوں سے ہم نے موسلا دھار مینہ برسایا تاکہ زمین میں سے غلّہ، سبزی اور گھنے پتوں والے باغ اس کے ذریعے اُگائیں۔ اِن سب نعمتوں پر غور کرو اور سوچو کہ سارا سامان انسان کو اس دنیا کی زندگی کے لئے اللہ نے پیدا کیا ہے اور اس سے ایمان والے اور کفر کرنے والے یکساں فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ دنیا میں تو کسی کو شکر کی جزا یا ناشکری کا پورا بدلہ نہیں دیا جاتا۔ لیکن ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے۔ جس میں ایمان والوں اور کفر کرنے والوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا۔ اس کا ایک وقت مقرر ہے۔ جب وہ وقت آئے گا۔ صور پھونک دیا جائے گا اور لوگ جوق در جوق میدانِ حشر میں آنے لگیں گے۔ آسمان کے دروازے کھل جائیں گے پہاڑ چمکدار ریتے کی طرح ہو جائیں گے)

(سورۃ النّبا۔ آیت ۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰)

زمین کا سامان : اور تاریک کیا اس کی رات کو اور کھول نکالی اس کی دھوپ اور اس کے بعد زمین کو بچھایا زمین سے اس کا پانی اور چارہ باہر نکالا اور پہاڑوں کو قائم کیا تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے کام چلانے کو پھر جب وہ بڑا ہنگامہ آئے گا جس دن آدمی یاد کرے گا جو اُس نے کمایا اور ظاہر کر دیں دوزخ کو جو چاہے دیکھے (ارشاد ہے کہ اللہ نے رات کو تاریک اور دن کو روشن اور اُجالے والا بنانے کا انتظام سورج کے ذریعہ کر دیا۔ جب سورج سامنے آتا ہے تو دن کا اُجالا ہو جاتا ہے اور جب سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو اندھیری رات ہو جاتی ہے۔ پھر اس سورج میں سے زمین کو الگ کر کے فرش کی طرح بچھا دیا۔ اور اِس میں سے پانی نکالا اور اِس کے ذریعے سے آدمیوں اور مویشیوں کے لئے غلّہ اور چارہ زمین میں پیدا کیا۔ تاکہ جب تک زندگی ہے کھائیں پیئیں اور اپنا اپنا کام کریں، تھوڑے دن کے بعد یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا اور وہ بڑی آفتوں سے بھری ڈراؤنی گھڑی آجائے گی۔ جس کا نام قیامت ہے۔ اس دن انسان کے سامنے وہ سب کچھ آجائے گا۔ جو اُس نے دنیا میں کیا تھا۔ ہر شخص کی آنکھوں کے سامنے دوزخ کو کھلم کھلا لا کر رکھ دیا جائے گا)

(سورۃ النّٰزِعٰت۔ آیت ۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲۔۳۳۔۳۴۔۳۵)

اللہ کو پہچانو : پھر جب چاہا اٹھا نکالا اس کو ہرگز نہیں پورا نہ کیا جو اُس نے حکم دیا تھا پس چاہیئے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کو کہ ہم نے اُوپر گرتا ہوا پانی ڈالا پھر زمین کو پھاڑ کر چیرا پھر اس میں اُگایا اناج اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجوریں اور گنجان باغ اور

میوہ اور گھاس تمھارے اور تمھارے چوپایوں کے کام چلانے کو (ارشاد ہے کہ اللہ عزوجل نے انسان کو ایک بوند پانی سے پیدا کیا اور اُس کی تمام قوتیں اور سارے اعضاء ایک اندازے کے مطابق اپنی اپنی جگہ درست بٹھا دیے پھر اس کے لئے ہر کام کا راستہ آسان کر دیا۔ مرنے کے بعد اس کی لاش کو بے حرمتی سے بچانے کے لئے قبر میں رکھنے کی ہدایت کر دی۔ اِس کے بعد جب وہ چاہے گا اسے دوبارہ زندہ کر کے کھڑا کریگا۔ ابھی اسے دوبارہ زندگی عطا کرنے کا وقت نہیں آیا ہے کیونکہ ابھی دنیا کے قائم رکھنے کا مقصد پورے طور پر حاصل نہیں ہوا اور وہ مقصد یہ ہے کہ جس انسان کی قسمت میں ہدایت حاصل کرنا ہو وہ یہاں سے حاصل کرے۔ اور اللہ کو پہچان لے جسے انسان اس کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر آسانی سے پہچان سکتا ہے۔ آدمی اپنے کھانے پینے کے سامان ہی کی طرف دیکھے کہ اللہ نے قاعدے کے ساتھ پہلے مینہ برسایا پھر زمین کو چیر کر اس میں سے غلّہ، پھل، ترکاریاں اُگائیں زیتون اور کھجور جیسی کارآمد چیزیں پیدا کیں۔ درختوں سے بھرے میوہ دار باغ بنائے۔ چراہ گاہیں چارہ سے بھر دیں۔ تاکہ انسان اور دیگر جانور اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کچھ دن کھائیں پیئں اور زندہ رہیں۔) (سورۃ عَبَس۔ آیت ۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔۳۱۔۳۲)

انسان اپنے رب کو بھول گیا : اے انسان تجھے اپنے ربِ کریم سے کس چیز نے بہکایا جس نے تجھے بنایا پھر تجھے ٹھیک کیا پھر برابر کیا جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ہرگز نہیں پر تم انصاف کے دن ہونے کو جھوٹ جانتے ہو تم پر تو نگہبان مقرر ہیں عزّت والے عمل لکھنے والے جانتے ہیں وہ جو تم کرتے ہو (ارشاد ہے انسان پنے پروردگار کی بابت اپنی غلط فہمی کی وجہ سے دھوکے میں پڑ گیا کچھ لوگ تو کہنے لگے کہ ہمارا کوئی رب ہے ہی نہیں۔ ہمارے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے خود بہ خود ہو رہا ہے کچھ اپنی کمزوریاں دیکھ کر اتنا مان گئے کہ کوئی رب ہے۔ لیکن وہ ایک نہیں بہت سے ہیں۔ جو مل جُل کر جہان کا کام چلا رہے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک تو ہے لیکن وہ بڑا ارحم والا ہے۔ ہم جو چاہے کریں۔ وہ ہمیں معاف کر دے گا۔ ان آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ۔۔ سنو! تمہارا رب ایک ہے اور وہ کریم ضرور ہے۔ لیکن وہ قادر اور حکیم بھی ہے۔ اُس نے انسان کو سڈول بدن اور معتدل مزاج دے کر بنایا ہے لیکن ہر ایک کی شکل وصورت، چال ڈھال الگ الگ رکھی ہے ہر ایک کے کام جدا جدا ہیں اور ظاہر ہے کہ اِسی لئے ہر ایک کا انجام دوسرے کے انجام سے مختلف ہوگا چنانچہ ضروری ہو گیا اس کے فیصلے کا ایک دن مقرر ہو اور امانتدار فرشتے مقرر کر دیے جائیں کہ ہر انسان کے اعمال ایک ایک کر کے لکھتے رہیں۔ سن لو کہ اس کا انتظام ہو گیا۔ اور ہوشیار، خبردار فرشتے اس کام کے لئے مقرّر کر دیئے گئے ہیں۔ وہ تمہارے کام جانتے ہیں اور انہیں فوراً لکھ لیتے ہیں)

(سورۃ الانفطار۔ آیت ۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲)

اچھے لوگوں کی مہمانی : پلائی جائے گی اُنھیں خالص شراب مہر لگی ہوئی جمی ہوئی مہر اس کی مشک پر اسی کی طرف بڑھنا چاہیئے بڑھنے والوں کو اور ملونی اس میں ہے تسنیم کی جو ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے مقرب پیتے ہیں یہ گنہ گار لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے (ارشاد ہے کہ نیک لوگ جنت کے خوشنما منظروں کے نظاروں سے مسندوں پر بیٹھے لطف اُٹھا رہے ہوں گے وہاں اُن کو پینے کے لئے خاص ستھری شراب دی جائے گی۔ جس کی بوتلوں پر مشک سے مہریں جمائی گئی ہوں گی۔ اور اس میں تسنیم کا پانی ملایا گیا ہوگا جو جنت میں ایک چشمہ ہے۔ جس میں سے اللہ کے مقرب لوگ پانی پیئں گے۔ اسی کا پانی اس شراب میں ملا کر ان نیک لوگوں کو پلایا جائے گا۔ دنیا کی

گندگی بدمزہ عقل بگاڑنے والی شراب میں کیا دھرا ہے جو نفیس چیزوں کی طرف رغبت کرنے والے ہیں انہیں چاہیئے کہ اُس جنت کی شراب حاصل کرنے کے لئے دل وجان سے کوشش کریں۔یعنی دنیا میں ایمان لاکر نیک کام کریں اور بُرے کام چھوڑ دیں ۔آگے بُروں اور اچھوں کا ایک اور حال بیان کیا گیا ہے۔ارشاد ہے کہ بُرے لوگ دنیا میں اچھوں کی ہنسی اُڑاتے ہیں اور انہیں بیوقوف سمجھتے ہیں۔)

(سورۃ المطففین۔آیت ۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹)

اللہ کی تسبیح کرو ! : پاکی بیان کر اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر ہے جس نے بنایا ٹھیک کیا اور جس نے اندازہ ٹھہرایا پھر راہ بتائی اور جس نے چارہ نکالا پھر کرڈالا اس کو کوڑا سیاہ (حضرت محمد ﷺ کو اور آپ کے ذریعے آپ کے ماننے والوں کو ارشاد ہے کہ زبان سے کہو اور دل سے مانو کہ اللہ جو سب سے اوپر اور بلند ہے ہر عیب اور کمی سے پاک ہے اور اُس کا نام بڑا مقدس اور منزہ ہے۔وہی ہے جس نے سب کچھ بنایا اور ہر ایک مخلوق کے کل پُرزے ٹھیک ٹھیک اپنی اپنی جگہ پر بٹھائے ؛ پھر ہر ایک انسان کی حد اس کی قابلیت کے اندازہ سے مقرّر کی اور ہر ایک کو اُس کے کمال تک پہنچنے تک کا راستہ سمجھایا ظاہر ہے کہ ہر ایک کے کمال کی حد اُس کی قابلیت کے مطابق ہوگی۔پھر یہ بھی اُسی کا کام ہے کہ جانوروں کے لئے چارہ زمین سے اُگایا۔پھر اُس کا سکھا کر سیاہی مائل اور ہلکا پھلکا کر دیا۔جسے پانی کی رو بہا کر اِدھر سے اُدھر لے جاتی ہے۔اور اُس کے اُوپر جمع ہو جاتا ہے۔اب چونکہ انسان کی قابلیت چاہتی تھی کہ اس کے لئے زندگی بسر کرنے کا صحیح طریقہ واضح کر دیا جائے۔اس لئے ہم نے اے ہمارے رسول تیرے اُوپر قرآن نازل کیا۔اب ہم اسے آہستہ آہستہ تجھے پڑھائیں گے۔اور تجھے اس کا ایک ایک حرف اور ہر لفظ ہمیشہ کے لئے یاد ہو جائے گا۔اور تو اس میں سے کوئی چیز بھولنے نہ پائے گا)

(سورۃ الاعلیٰ۔آیت ۱۔۲۔۳۔۴۔۵)

انسان کیا سوچتا ہے ؟ بے شک تیرا رب گھات میں ہے سو یہ جو آدمی ہے جب اُس کو اس کا رب جانچے پھر اُس کو عزت دے اور نعمت دے تو کہے میرے رب نے مجھے عزت دی اور جس وقت اسے جانچے پھر اس پر روزی کی کھینچ کرے تو کہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا (ارشاد ہے کہ اللہ جس نے سارے جہان کو پیدا کیا۔اور اس میں بدلتے حالات رکھے ہر شخص کو کام کرتے بھانپ رہا ہے ہر ایک پر اُس کی نگاہ ہے۔ہر ایک کے اعمال کے مطابق اسے دنیا اور آخرت دونوں میں جزا اور سزا دیتا ہے۔آگے انسان کی حالت کا بیان ہے کہ انسان کو اللہ عزت مرتبہ مال و دولت خوب عطا کرتا ہے۔تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے۔اور اِتراتا پھرتا ہے کہ اللہ نے مجھے عزت اور دولت دونوں دے کر مجھ پر بڑا اکرم کیا ہے۔دوسری طرف اگر کسی انسان کو نپی تلی روزی دیتا ہے۔اور اُس کے پاس خرچ کرنے کے بھی گنے ہوئے پیسے ہوتے ہیں۔تو وہ ناک بھوں چڑھاتا ہے۔اور کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ایسا ذلیل اور حقیر کر دیا کہ لوگوں کی نگاہ میں میری ذرا بھی وقعت نہیں۔انسان کو سمجھ لینا چاہیے کہ دنیا میں تونگری یا مفلسی ہر ایک کو ملتی ہے۔اس سے اُس کا امتحان لینا مقصود ہے۔یہ اترانے کے لیے یا منہ بنا کر بیٹھنے کے لیے نہیں ہے)

(سورۃ الفجر آیت ۱۴۔۱۵۔۱۶)

حالات اور اعمال کا اختلاف : قسم رات کی جب چھا جائے اور دن کی جب روشن ہو اور اس کی جو اُس نے نر مادہ پیدا کیے تمہاری کمائی طرح طرح کی ہے سو جس نے دیا اور ڈرتا رہا اور بھلی بات کو سچ کہا تو ہم پس عنقریب آسانی پہنچا دیں گے اور جس نے نہ دیا

(ارشاد ہے کہ جس طرح دنیا میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔کبھی اندھیرا ہے کبھی اُجالا اور جیسے یہاں کی چیزیں مختلف ہیں بعض نر ہیں بعض مادہ۔اسی طرح انسان کی طبیعت اور مزاج بھی ایک دوسرے سے الگ ہے۔اور اِسی لیے ان کے کاموں میں بھی اختلاف ہے۔کسی پر ایک دھن سوار ہے تو کوئی اور ہی کام میں لگا ہوا ہے۔اتنا جان لینے کے بعد یاد رکھو کہ ہر انسان کے ہر کام کا جو وہ جان بوجھ کر کرتا ہے۔اور جس کے لئے وہ دل و جان سے کوشش میں لگا ہوا ہے۔ایک نتیجہ نکلے گا۔جو اُس کے حق میں اچھا ہوگا یا بُرا اس کے لیے ایک ضابطہ مقرر ہے۔اسے دھیان لگا کر سنو ! اللہ فرماتا ہے جو شخص فیاض طبیت کا ہوگا۔اور اپنے مال اور ہنر سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے گا۔اللہ سے ڈر کر بُری باتوں سے بچے گا اور قرآن میں جو اچھی باتیں باتیں بتائی گی ہیں۔ان کو دل میں سچّا مانے گا۔اسے ہم آہستہ آہستہ آرام و آسائش میں پہنچا دیں گے۔اور جو اپنے مال اور ہنر سے دوسروں کو فائدہ نہ پہنچائے گا۔ بلکہ ہاتھ کھینچ کر بیٹھ جائے گا، بخل پر کمر باندھے گا۔بے پرواہ بن کر زندگی بسر کرے گا اور اسلام کی اچھی باتوں کو جھوٹ جانے گا۔اُس کے لئے ہم تنگی اور اور سختی کی راہ میں ڈال دیں گے۔اور وہ وہاں آہستہ آہستہ پہنچ جائے گا۔اور اپنے کیے کا پھل پائے گا۔) اور بے پروار ہا اور بھلی بات کو جھوٹ جانا پس عنقریب سہل کر دیں گے ہم اُن پر سختی

(سورۃ الّیل۔آیت ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰)

انسان کی نجات کا انتظام : قسم انجیر اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی ہم نے انسان کو خوب اندازے پر بنایا ہے پھر اُس کو نیچوں سے نیچے پھینک دیا مگر جو یقین لائے اور اُنھوں نے کام بھی اچھے کیے سو اُن کے لئے ثواب ہے بے انتہا (انجیر اور زیتون کی طرف پہلے توجہ دلائی گئی۔چنانچہ یہ دونوں انسان کے بدن کے لیے غذا کا بہت اچھا ذخیرہ ہیں۔اس کے بعد طور سینین کو یاد دلایا۔جسے طورِ سینا بھی کہتے ہیں۔جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات ملی۔جس میں انسان کی روحانی غذا کا کافی سامان موجود ہے۔اس کے بعد شہر مکہ کا ذکر کیا جہاں آخری رسول حضرت محمد ﷺ پر آخری کتاب نازل ہوئی اور انسان کی بدنی اور روحانی دونوں غذاؤں کا خوب کھول کر بیان کر دیا گیا۔انسان کی پرورش اور تربیت کے اس پورے سامان کا ذکر کر کے ارشاد ہے کہ انسان کو ہم نے بہترین سانچے میں ڈھالا ہے اور اس میں ظاہری اور باطنی قوتیں دونوں نہایت مناسب طور پر رکھی گئی ہیں۔پھر اِس کے لئے پرورش اور ہدایت کا پورا پورا انتظام کر دیا ہے۔لیکن دنیا میں اسے سب سے نیچے درجہ میں پھینک دیا گیا ہے۔تاکہ اُس کا امتحان ہو کہ یہ اپنی اچھی قوتوں کے تابع ہو کر ترقی کرتا ہے۔یا بُری قوتیں اسے اپنے پھندے میں پھنسا لیتی ہیں اب اُسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جو شخص اچھی قوتوں کے تابع ہو کر رہے گا اور اچھے کام کرے گا اور ساتھ ہی اللہ پر ایمان لائے گا۔اسے ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا اور ایسی ترقی نصیب ہوگی جو اس دنیا سے رخصت ہو کر بھی برابر جاری رہے گی اور جو بُرے کاموں میں پھنسا رہے گا۔وہ دنیا میں بھی پریشانی میں گرفتار ہوگا۔اور آخرت میں بُری سزا پائے گا۔)

(سورۃ وَالتّین۔آیت ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶)

الحمدللہ یہاں اللہ کی وحدانیت۔اللہ کی قدرت اور رحمت اور نعمتوں کی چند آیتوں کا بیان مکمل ہوا۔

صَدَقَ اللّٰہُ العَظِیم

آپ تمام کی دعاؤں کے طالب۔۔
مسز خان اور مسز سیّدہ قمر رضوی